

تاجدارِ شاریحِ بخاری

امام
بدرالدین عینی
حیات و خدمات



حضرت علامہ شیر اہل سنت مفتی محمد عنایت اللہ قادری سازگلہ
از قلم

☆ محمد غریب نواز رضوی ڈاکٹر محمود احمد ساقی

مرکزی مجلس احناف - لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام شارح بخاری امام عینی
مؤلف ڈاکٹر محمود احمد ساقی
طبع اول اگست 2004
پروف ریڈنگ حافظ عبدالغفار
فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

مسلم کتابوی لاہور

نوری کتب خانہ لاہور

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چوکی امرسدھولاہور

Ph: # 5812670

جامع مسجد بلال مصطفیٰ: چراغ پارک اسماعیل مگر چوکی امرسدھولاہور

Ph: # 5813295

نام و نسب:

محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود عینی بن خلی

کنیت: ابوالششاء ابو محمد

لقب: بدر الدین

امام عینی کا آبائی وطن: امام عینی ۲۶ رمضان ۷۶۲ھ کو مصر کے سین تاب نای
شہ میں پیدا ہوئے۔ امام بخاری نے آپ کی تاریخ پیدائش 27 رمضان 762ھ لکھی
ہے۔

مین تاب حلب سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ انتہائی خوبصورت اور سرسبز
و شاداب علاقہ ہے۔ اس کے گرد ایک حفاظتی فصیل بھی ہے۔ اسی مین تاب کی نسبت
سے آپ کو عینیابی سے مخفف کر کے عینی کہا گیا ہے۔

امام عینی کا خاندان: امام عینی کا خاندان مشہور علمی و دینی خاندان تھا جو اپنے
دینی و اصلاحی کام خدمت کے حوالے سے خاصا معتبر مانا جاتا تھا۔ آپ کے باپ اور
دادا دونوں قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ آپ کے اجداد میں سے حسین بن یوسف
بہت ہی معروف مفسر قرآن تھے۔ آپ کے والد احمد بن موسیٰ حلب میں ۲۵ھ کو پیدا
ہوئے بعد میں آپ کو مین تاب میں قاضی مقرر کیا گیا۔ وہاں آپ جمعہ اور اتوار کی
راتوں کو مسجد میں وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ آپ ایک محب خیر فرد تھے۔ انتہائی مہمان
نواز اور صدقہ و خیرات کے رسیا تھے۔ دوسرے شہروں سے اکثر علماء آپ کے مہمان
خانے میں ٹھہرتے تھے۔ چیموں مسکینوں اور یتیموں کے ماہانہ وظائف مقرر کر رکھے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عبدالرحمن یہ تیر گئے سے فوت ہوئے۔ ان کی وفات ربیع الآخر ۸۲۲ھ کو ہوئی۔ ان کے علاوہ ابراہیم علی، احمد اور فاطمہ یہ سارے طاعون کی وبا سے فوت ہوئے ان تمام کو قباہ میں دفن کیا گیا۔

ان کے ایک صاحبزادے عبدالرحیم بھی تھے۔ انھوں نے بخاری کی شرح اور کنز الدقائق کی شواہد نکھیں۔ ان کی وفات ۱۶۲ھ کو ہوئی۔ ایک بیٹی نے بچہ بھی جس کی وفات ۸۶۹ھ ہوئی اور مرد۔ قباہ میں دفن ہوئی۔

ان کی اور بیٹیاں بھی تھیں کیونکہ محمد بن ابی بکر بن محمد ابو الوفا المقدس الشافعی (متوفی 881ھ) کے متعلق بعض کتب میں لکھا ہے کہ ان کی شادی امام عینی کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ محمد بن علی بن حسن شمس الدین القاہری (المتوفی ۸۶۷ھ) امام عینی کے سر تھے۔ یہ معلومات امام عینی کے خاندان کے متعلق تھیں امام عینی کی دوسری شادی کا احوال آگے آئے گا۔

امام عینی کی پرورش اور زمانہ طالب علمی: امام عینی نے اس گھر میں پرورش پائی جو اپنے علم و فضل اور تقویٰ و دیانت میں پورے علاقے میں ممتاز حیثیت کا حامل تھا۔ اپنے زمانے کے رواج کے مطابق آپ نے اپنے والد کے پاس قرآن انتہائی مغربی کے عالم میں حفظ کر لیا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد آپ کو محمود بن احمد بن ابراہیم قزوینی کے پاس بھیجا گیا جو اپنے زمانہ یکتا روزگار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ انتہائی احسن الخط تھے۔ آپ کے پاس امام عینی نے مختلف قسم کے خط سیکھے۔ قرآن پاک کی تعلیم امام عینی نے علی محمد بن عبید اللہ شارح مصاح

تھے۔ ۷۷۷ھ میں جب قحط پڑا تو ان ایام میں آپ کا گھر ہر کسی کی مہمان نوازی کیلئے دن رات کھلا رہتا تھا۔

امام عینی کے بھائی: امام عینی کے بھائی کا نام احمد بن موسیٰ تھا اس کی شہادت عقد الجمان نامی کتاب کی عبارت سے ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عقد الجمان کے مصنف امام عینی کے بھائی ہیں کیونکہ اس میں دو واضح لکھتے ہیں کہ میرے والد گرامی کا نام احمد بن موسیٰ ہے۔

امام عینی کے بھائی ۸۹۶ھ کے حوادث کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس سال انھوں نے حج کیلئے سفر کیا۔ اور اس موقع پر انھوں نے امام ربیع النیل سے مجمع البحرین کی سماعت کی۔ ان کے متعلق غالب گمان یہی ہے کہ یہ امام عینی سے عمر میں چھوٹے تھے اور ان کا وصال امام عینی کے بعد ہوا کیونکہ عقد الجمان امام عینی کی وفات کے بعد تصنیف کی گئی ہے۔

احمد کا ایک بیٹا بھی تھا جس کا نام قاسم تھا۔ یہ ۷۹۶ھ میں پیدا ہوا۔ انتہائی ذہین و فطین تیر اندازی کا ماہر، حساب، ہندسہ صرف و نحو میں یدِ طولی کا حامل تھا ۸۱۳ھ میں تیر گئے سے وفات پائی اور اپنے چچا امام عینی کے مدرسے میں مدفون ہوا۔ امام عینی کی شادی اور اولاد: امام عینی نے ام الخیر نامی خاتون سے شادی کی ام الخیر کی وفات ۸۱۹ھ میں ہوئی اور انھیں امام عینی کے مدرسے میں دفن کیا گیا۔ امام عینی کی ان سے درج ذیل اولاد تولد ہوئی۔

عبدالعزیز متوفی ۸۱۸ھ

السنہ (متوفی ۹۳ھ) کے پاس جا کر حاصل کی۔ آپ نے معوذتین سے لے کے ربع قرآن ان کے پاس پڑھا۔

پھر تین کتاب میں ہی قراۃ حفظ کی تکمیل اور الجملی (متوفی ۹۲ھ) کے پاس کی اور انھی سے پاس شافعی کی امت لی۔ اپنے والد سے فتاویٰ منجاس پڑھی۔ عربی منطق اور صرف اس محمد زانی سے پڑھی۔ اسی نے ہی کتاب "الکون فی الحکمة" پڑھی۔ ایوب الرومی سے "شرح مطالعہ الانوار" پڑھی۔ انھی کے پاس درج ذیل کتابوں کی سماعت کی۔

مراج الرواد فی التصریف از احمد بن علی بن مسعود

شرح شمسی فی منطق از قطب رازی

شرح شافعی فی الصرف از جابر بدوی

جبریل بن صالح بغدادی کے پاس درج ذیل کتب پڑھیں

المفصل فی النحو از زجاج

توضیح اور متن تنقیح از صدر شریعہ

تفسیر کشاف از زجاج

مجمع البحرین فی فقہ الاحناف اور اس کی اجازت روایت شرح المشارق کے طریقہ پر حاصل کی۔ خیر الدین المقصیر (متوفی ۹۲ھ) سے المصباح فی النحو للمطرزی (متوفی ۶۱۰ھ) پڑھی۔ ضوء المصباح لاسفرا یعنی ذوالنون سمرامی سے پڑھی۔ امام بیہاگل (متوفی ۹۸ھ) سے قدوری پڑھی۔ خلاصیات میں امام نسفی کی المنظومہ

پڑھی۔ امام حسام الدین الرحاوی سے "الجمار الذخر والفقہ علی مذاہب الاربعہ" پڑھی محمود بن محمد عین تابی سے تصریف المعصری اور سراجی میراث میں پڑھی۔ ان علوم میں امام عینی نے کمال ملکہ حاصل کیا اور اپنے والد کی جگہ عہد و قضا پر فائز ہوئے۔

امام عینی کی مسافرت: امام عینی نے حصول علم کیلئے صرف اپنے شہر کے علماء و مشائخ سے ہی اکتساب فیض نہیں کی بلکہ پیاس علم آپ کو دوسرے شہروں کے سفر پر مجبور کرتی رہی اور آپ نے اس طلب میں کئی سفر کیے۔ اصل میں پہلی صدی ہجری ہی سے حصول علم میں سفر لازمی شرط تھی اور اپنی جگہ اس کے بے شمار فوائد تھے۔ امام شافعی اس بارے میں فرماتے ہیں۔

ساحرب فی طول البلاد و عرضہا۔۔۔ مرادی او موت عربیہ

فان تلفت نفسی فالثلہ ذرہا۔۔۔ وان سلمت کما ان الرجوع فربہا

ترجمہ: میں عنقریب کئی شہروں کا سفر کروں گا ہو سکتا ہے کہ مجھے مرادے یا مسافرت میں جان چلی جائے اگر میں اس راستے میں اپنے نفس کو تلف کر دوں تو میرے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بے شمار انعامات ہیں اگر سلامت رہا تو میرا مقصود یعنی علم قریب ہو گا۔

یحییٰ بن معین سے مروی ہے کہ ہدایت اس سے نہیں مل سکتی جو چار چیزوں سے خالی ہو۔ ایک ان میں یہ چیز ہے کہ آدمی اپنے شہر ہی میں کنویں کا مینڈک بنا رہے اور دوسرے شہروں کا علم کیلئے سفر نہ کرے۔

امام عینی نے پہلا سفر اپنے قریبی شہر حلب کی طرف کیا۔ ۸۳ھ امام جمال

علما واحسن الناس ملقوا حلما وادعتی صحبتہ المنیقہ ان اذهب
السمار لدیارا لامصرته فی خدمتہ ولم یکن ذلت بیالی بل کان فی خاضری
تکمیل الزیارة والرجوع الی الوطن فلما رايت هذا ترک الوطن والاھل
و توجهت الدیارا المصراة بعد اقامتنا فی القدس عشرة ایام۔

ترجمہ: میں بیت المقدس کی زیارت کیلئے حاضر تھا۔ وہاں اجتماع کثیر میں شیخ
علاء الدین کی آمد کی اطلاع ملی میرے دل میں ان سے ملاقات کا بڑا اشتیاق تھا۔ ان
سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے مصر چلنے پر اصرار کیا حالانکہ میرا دل وطن کیلئے تڑپ رہا
تھا لیکن ان کے اصرار پر بیت المقدس میں دس دن ٹھہرنے کے بعد مصر کی طرف کوچ
کیا۔

دونوں نے مصر پہنچنے کے بعد مدرسہ ظاہریہ البرقویہ میں قیام کیا۔ جہاں شیخ موصوف
نے امام یحییٰ کو اپنا نائب بنالیا اور امام یحییٰ دن رات ان سے اکتساب کرنے لگے۔
(عقد الجمان ۲۶/۳۱۰-۳۱۱)

مدرسہ ظاہریہ فوقیہ میں قیام کے دوران آپ نے درج ذیل کتب پڑھیں۔
ہدایہ، الکشاف، توضیح تلویح، شرح التلخیص، معانی و بیان
قاہرہ ان دونوں مرجع خلافت تھا بڑے بڑے علماء و مشائخ اس شہر میں جلوہ
افروز تھے امام یحییٰ نے یہاں بڑی مستقل مزاجی سے جو علوم و فنون اپنے دامن میں
سمیٹے ان کی تفصیل اختصار اور ج ہے۔

امام احمد بن حنبلہ (م ۸۰۹ھ) سے فقہ پڑھی۔

امام سراج الدین بلقینی (م ۸۰۵ھ) سے محاسن الاصطلاح فی علم الحدیث جو کہ انہی کی

یوسف بن موسیٰ الملقی (۸۰۳ھ) سے فقہ حنفی میں ہدایہ اور شرح کی سماعت کی۔
حیدر الروجی سے سراجی اور اس کی بعض شروحات کی تفصیل کی۔
والد کی وفات: حلب میں آپ کو اپنے والد کی وفات کی خبر ملی۔ اس وجہ سے آپ
اپنے شہر واپس آ گئے۔ (۷۸۴ھ)

کچھ عرصہ اپنے شہر میں قیام کیا پھر آپ نے بہتا کی طرف سفر کیا اور ولی
الدین السبکی سے کچھ اسباق پڑھے۔ بعد ازاں آپ کی طرف گئے جہاں عبداللہ بن
لکھتاوی سے ملتے ہوئے ملطیہ چلے گئے جہاں بدرالدین کشانی سے کسب فیض کیا۔
یہاں سے آپ واپس اپنے گھر آ گئے اور کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ حج کے ارادے
سے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ حج سے فراغت کے بعد آپ دمشق میں داخل
ہوئے۔ دمشق میں آپ نے علماء سے اسباق بھی پڑھے۔

1. بہتا میں تاب کے شمال مغرب میں دو دن کی مسافت پر ایک سرسبز و شاداب
اور انتہائی خوبصورت شہر تھا جس کو فسیل گھرے ہوئے تھی۔

2. کئی اشام کا انتہائی بلند قلعہ الاشہر تھا۔ ملطیہ سے دو دن کی مسافت پر واقع تھا۔

بیت المقدس کی زیارت: ۷۸۸ھ میں آپ بیت المقدس کی زیارت کے لیے
گئے۔ جہاں آپ کی ملاقات علامہ علاء الدین سیرامی سے ہوئی۔ اس ملاقات کے
بارے میں آپ خود لکھتے ہیں۔

”قلمت انالی القدس لزیارة فاجتمعت به و کنت اسمع
بإدلشیخ ولم ارتہ وفی قلبی اشتیاق عظیم فوجدتہ افضل الناس

تصنیف ہے پڑھی۔

تقی الدین الدجوی (م ۸۰۹ھ) سے صحاح ستہ کی سماعت کی سوائے نسائی شریف کے۔ الدین العراقی سے (۸۰۶ھ) صحیح مسلم، الامام لابن الدقیق اور صحیح بخاری کی سماعت۔ مسند احمد، الداری، مسند عبد بن حمید وغیرہ کی سماعت بھی الزین عراقی کے پاس کی۔ ابن الکویک کے پاس الشفا اول تا آخر پڑھی اور اس کی روایت کی اجازت حاصل کی۔

امام نور الدین لقوی (م ۸۲۷ھ) سے الدار القفطنی، سنن الکبریٰ نسائی، التبیان لابن مالک پڑھیں۔

شرح معانی الآثار للطحاوی اور مصابیح السعدی بغوی تخریج پر مشتمل کتابی سے پڑھیں۔ صحاح ستہ کا سماع جوہری سے امام سراج الدین عم اور حافظ نور الدین دمشقی کے پاس کیا۔ ۷۹۳ھ میں آپ دمشق چلے آئے جہاں النجم ابن الکلف الخلی سے مدرسہ نوریہ میں صحیح بخاری کی قرأت کی۔

قرآن سے امام عینی کے ایک دوسرے نسخہ کا بھی پتہ چلتا ہے لیکن اس کی تفصیل غلطی ہیں۔ فقہ امام عینی کے اس قول سے اشارہ دیتا ہے جسے آپ نے عمدۃ القاری کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔ آپ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ میں نے ثانی بلاد کی طرف بخاری کی تعلیم کیلئے سفر کیا۔ آنحویں ہجری کے قبل تا کہ صاحبان علم سے اپنا دام بھریوں اور دامن طلب علم کو پھولوں سے سرسبز کر سکوں۔

مدرسہ نوریہ پہلا دارالعلوم ہے جو سلطان نور الدین نے سب سے پہلے تعمیر کروایا۔ اس کے سب سے پہلے شیخ حافظ ابوالقاسم ابن عساکر تھے پھر بعد میں ان کے

شیخ القاسم اور زید ابن عساکر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس میں علم الدین برزانی نہ رہیں فرماتے رہے اور اس کے محن میں سلاطین کی قبر ہے۔

امام عینی نے اپنی کتاب "کشف غنایہ المرنی" میں لکھا ہے کہ انھوں نے ۱۰۸ھ کے شہر قونیہ میں (علامہ جلال الدین ابن انون متوفی ۶۶۲ھ) کی قبر کی زیارت کی تھی۔

امام عینی نے تحصیل علم میں بڑی صعوبتیں برداشت کیں۔ یہاں تک کہ آپ کو اپنے ہم عصر علا کے حسد کی وجہ سے مدرسہ برقوقیہ چھوڑنا پڑا۔ اس سے آپ بڑے دل برداشتہ ہوئے لیکن شیخ الاسلام علامہ بلقینی نے آپ کی دل بستگی کا سامان بڑی شفقت سے لیا۔ امام عینی نے مدرسہ چھوڑنے کا واقعہ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

"میں اپنی خدمات بڑی دل کی لگن سے انجام دے رہا تھا کہ اسی دوران شیخ علا الدین سیرامی علیہ الرحمۃ کا انتقال ہو گیا۔ اس سبب سے میں نے یہاں سے جانے کا ارادہ کیا۔ شیخ جرجس النخعی نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا اور بننے شیخ کی آمد تک یہ سلسلہ موخر کر دیا گیا۔ میں دو ماہ تک درس و تدریس میں مشغول رہا یہ سارا مشغل علامہ سیرامی کی مکان پر ہوتا تھا۔ بعض خادمین مدرسہ نے علامہ غلیلی کے پاس میرے خلاف باتیں کیں جس سے میرے اور علامہ غلیلی کے درمیان محبت کو کم کر دیا یہاں تک کہ علامہ غلیلی نے مجھے مدرسہ اور مصر چھوڑنے کا حکم صادر کر دیا۔ علامہ بلقینی کو معاملے کا علم ہوا تو آپ نے علامہ غلیلی کو سمجھایا کہ تم کیسے آدمی ہو کہ اہل علم کو اپنے آپ سے دور بھاگ رہے ہو حالانکہ لوگ اہل علم کو قریب لانے کیلئے سوسو جتن کرتے ہیں بعد ازاں علامہ غلیلی نے اپنے فضل پر شرمندگی کا اظہار کیا اور مجھ سے معذرت کی اسی واقعہ کو آپ نے

کنز الدقائق کے مقدمے میں بھی ذکر کیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں مجھ پر مشکلات کے پہاڑ توڑے گئے لیکن میں سوچتا تھا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو میں راضی برضا ہوں کیونکہ لوگ تو ہمیشہ قیل و قال میں مصروف رہتے ہیں۔“

اس فضا میں علامہ یعنی زیادہ عرصہ قاہرہ میں نہ ٹھہر سکے اور کچھ عرصہ آپ اپنے شہر عین تاب واپس لوٹ آئے۔ عین تاب آنے کے بعد آپ کا ارادہ پھر قاہرہ جانے کا نہ تھا لیکن کچھ عرصہ بعد آپ نے پھر قاہرہ کیلئے رخت سفر باندھ لیا کیونکہ عین تاب میں بھی فضا کچھ زیادہ سازگار نہ تھی اس کا تفصیلی سبب تو معلوم نہیں لیکن امام عینی نے اپنی تاریخ میں فقط اتنا بیان کیا ہے کہ جب دوبارہ قاہرہ میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں لوگوں کو فقط جمعہ کے اجتماع میں خطاب کرتے رہنا معمول بنایا تھا۔

۹۲ھ میں منشا الاثرنی نے سلطنت برقوق پر حملہ کر دیا اس حملے میں بعض دوسرے ممالک بھی اس کے ساتھ تھے۔ انھوں نے عین تاب کا محاصرہ کر لیا جبکہ امام عینی شہر میں موجود تھے۔

امام عینی کی تعلیمی مصروفیات: ۸۱۹ھ میں المدرستہ المودیہ کی قاہرہ میں بنیاد رکھی گئی تو امام عینی اس میں پہلے استاد حدیث مقرر ہوئے اور کچھ عرصہ تدریس فرمائی۔ بعد ازاں مدرسہ محمودیہ (جس کا نام ان دنوں الجامع الکردی ہے) میں فقہ کی تدریس فرمائی۔ امام عینی نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود ان مدارس میں بخاری، مسلم، مصابیح السنۃ، ودیگر کتب حدیث کی تدریس فرمائی۔ فقہ میں مجمع البحرین، نحو میں شواہد الکبریٰ والصحرائی، صرف میں التصریف العزیز، ادب میں مقامات اور

تاریخ میں بھی بعض طلبہ کو اسباق پڑھائے۔ اس کی شہادت آپ کے تلامذہ کے بیانات سے ملتی ہے۔

امام عینی کی سیاسی خدمات: امام عینی کچھ عرصہ درس و تدریس فرماتے رہے لیکن بعد میں آپ نے تین اہم عہدوں پر کام کیا۔ وہ عہدے درج ذیل ہیں۔

1. الحسبہ 2. نظر الاحباس 3. قضاء القضاۃ

الحسبہ: اس عہدے کے بارے میں ابوالعباس احمد بن علی القلعشہدی اپنی کتاب ”صبح الاشی فی مناصب الاشی“ میں لکھتے ہیں کہ یہ بڑا عظیم الشان منصب تھا۔ جو امر دشمن اور معاشی اصلاحات کیلئے قائم کیا گیا تھا۔ یہ عہدہ وہ تجاویز پیش کرتا تھا جن سے ملک میں معاشی استحکام کی راہیں تلاش کی جاتی تھیں۔

نظر الاحباس: اس محکمے کے ذمے مصری دیہات میں قائم شدہ مدارس کو اخراجات فراہم کرنا تھا۔ مساجد کی تعمیر و مرمت اور صدقہ و خیرات کی وصولی بھی اس محکمے کے سپرد تھی۔ اس عہدے کی ابتدا حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی۔ آج کی اصلاح میں اسے وزارت اوقاف کہا جاتا ہے۔

قضاء القضاۃ: اس محکمے کا کام مقامات کے فیصلے اور احکام شریعہ کی عملیہ کرنا تھا۔ پورے مصر میں یہ عہدہ بڑا جلیل القدر عہدہ سمجھا جاتا تھا۔ امام عینی کے تقرر کی وجہ یہ تھی کہ اس سے قبل جن لوگوں کو ان عہدوں پر فائز کیا گیا تھا ان میں سے اکثر رشوت لینے کے جرم میں نکال دیے گئے تھے۔

ترجمہ: یعنی رشوت لینا اسلام میں حرام ہے اور یہ قیامت کی شرطوں میں سے ایک ہے حضور علیہ السلام نے امور دین میں رشوت کے مرتکب پر لعنت فرمائی ہے۔ آپ کی امانت و دیانت کو کسی نے بھی طعن کا باعث نہیں بنایا حالانکہ مقریزی ابن حجر جیسے افراد بھی اس معاملے میں آپ پر مطمئن نظر آتے ہیں۔ مقریزی وہ شخص ہیں جن معزولی کے بعد آپ الحجبہ کے عہدے پر متمکن ہوئے تھے۔

آپ نے ولایت الحجبہ کا عہدہ ۸۰۱ھ میں قبول کیا پھر ایک مہینے بعد چھوڑ دیا پھر ۸۰۶ھ میں قبول کیا اور ۸۰۷ھ میں چھوڑ دیا۔ نظر الاحباس کی حیثیت سے آپ کا تقرر ۸۰۴ھ میں ہوا ۸۰۳ھ تک آپ کے پاس موجود رہا۔

قاضی "تہذیب النہج" نے آپ کے ۸۰۶ھ سے ۸۰۳ھ تک ۸۰۳ھ تک ہام کیا۔ دوسری مرتبہ ۸۰۳ھ سے ۸۰۲ھ تک یہ خدمات سرانجام دیتے رہے امام عینی کی عہدہ ولایت حبشہ کی مدت کا جدول اس طرح سامنے آتا ہے۔

۸۰۱	ذی الحجہ	مقریزی کی جگہ عہدہ حبشہ آپ پر مقرر ہوئے
۸۰۲	الثانی من المحرم	جلال الدین الطہری آپ کی جگہ مقرر ہوئے
۸۰۲	۱۴ ربیع الاخر	دوبارہ اصطہدی کی جگہ آپ
۸۰۲	۱۶ جمادی الاخریٰ	آپ نے استعفیٰ دیا اور مقریزی آپ کی جگہ آئے
۸۰۳	۱۳ ربیع الاخریٰ	ابن النجاشی کی جگہ
۸۰۳	۷ جمادی الاخریٰ	ابن النجاشی آپ کی جگہ
۸۱۹	۱۴ ربیع الاخریٰ	ابن النجاشی کی جگہ آپ
۸۲۵	۲۱ شعبان	محمد بن شعبان آپ کی جگہ

"نفعاء و مشق" نامی کتاب میں ان لوگوں کے اسما محفوظ ہیں جو ان عہدوں سے مختلف الزامات کے تحت نکالے گئے تھے۔

اصل الدین السہمی، محمد الشاذلی، ہتم الدین حنائی، عمر بن موسیٰ بن الحسن السراج القرشی المعروف ابن النعمانی اور جلال الدین بن بدر الدین بن ہرمز مختلف الزامات کے ثبوت کے بعد نکالے گئے تھے۔

امام عینی کے تقرر کا دلچسپ واقعہ: علی بن داؤد اسیر فی اپنی کتاب "تہذیب الطہوس والا بدان" میں لکھتے ہیں۔

جب کئی افراد اس عہدے کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ناکام رہے تو سلطان نے امام عینی کے تقرر کی خواہش کا اظہار کیا۔ جب ابن البازلی نے سنا تو اس کو یہ بات بڑی لڑائی لڑی۔ اس نے اپنے "نہج النہج" میں لکھا کہ بن حسان جندی کو اس عہدے کے حصول میں مشغول کر دیا۔ اور اسے پیسے دیکر ایک خط سلطان کو لکھوایا۔ لیکن سلطان کا جواب وہی تھا۔ یعنی اس نے کہا "لقد عینت هذا الوظيفة للقاضي بدر الدين العيني" اس طرح امام عینی کا تقرر ہوا۔

امام عینی نے ان عہدوں پر اپنی ایمانداری سے کام کیا کہ اس کی مثال پہلے نہ ملی تھی۔ آپ نے کئی دفعہ استعفیٰ بھی دیا لیکن مجبور کرنے پر دوبارہ کام کرتے رہے۔ جب یہ تھی کہ امام عینی کی ساری زندگی ان برائیوں کے خلاف جہاد کرتے گزری تھی۔ رشوت کے بارے میں آپ فرماتے ہیں۔

وهذه تلمعة في الاسلام وماذا ان الامن اشراط ساعة وقد لعن صاحب الشرع الرشوة في الامور الدينية۔

۸۲۹	۱۱ محرم	صدرالدین بن اجمی کی جگہ امام عینی
۸۳۳	۱۴ ربیع الثانی	آپ کی جگہ ایام الشیعی
۸۳۵	۱۴ اول رجب	ایام الشیعی کی جگہ امام عینی
۸۳۵	اول رجب	صدرالدین ابن نظر اللہ آپ کی جگہ
۸۳۳	۷ ربیع الاخری	علی بن خراسانی نصر اللہ کی جگہ
۸۳۶	۲۹ شوال	علی یار خراسانی کی جگہ امام عینی
۸۴۷	۱۲ صفر	آپ کی جگہ علی یار خراسانی

اس جدول الحسب کی تفصیل مع مدة اشغال امام عینی کے ساتھ دوسرے عہدہ داروں کی تفصیل بھی آگئی ہے۔

نظر الاحساس کا عہدہ بغیر کسی وقفہ کے ۳۶ برس تک آپ نے پاس رہا۔ عہدہ قاضی القضاۃ پہلے چار سال اور دوسری مرتبہ آٹھ سال آپ کے پاس رہا۔

امام عینی کا عہدہ حسب کی سربراہی سے استعفی

امام عینی کے استعفی کی وجہ امام قریزی نے اپنی کتاب "السلوک" میں اور حافظ ابن حجر نے "ابناء الخیر" میں بیان کی ہے لیکن اس کو تفصیل کے ساتھ خود امام موصوف نے بیان کیا ہے۔ انہی کے بیان کو یہاں نقل کیا جاتا ہے امام عینی لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ بیت المال میں کمپاس کی چھ ہزار گانٹھیں اور اسے ہی چنے موجود تھے۔ ان میں سے ایک اردف (مصری اصطلاح) کی قیمت ۳۵ درہم تھی۔ تو امتیاش

نے ان اجناس کو فی اردف 60 درہم فروخت کرنے کا حکم صادر کیا تو میں نے اس کی مخالفت کی اور اسے مارکیٹ ریٹ کے متعلق تفصیلاً بتایا لیکن اس پر لالچ کا اتنا غلبہ تھا کہ اس نے اخلاقی حدود کا بھی خیال نہ کیا۔

اس پاکیزہ موقف کی بنا پر امام عینی کو عہدہ چھوڑنا پڑا کیونکہ آپ قیمت میں گمراہی کو عوام کے لیے مضر سمجھتے تھے۔ دوسری دفعہ کے متعلق امام عینی لکھتے ہیں۔

مجھے سلطان نے طلب کیا اور جب قبول کرنے کی استعداد کی۔ میں نے بیوی عاجزی سے معذرت چاہی اور عرض کی کہ زمانہ بڑا عجیب آگیا ہے اس دور میں اس عہدہ پر کام کرنا میرے لیے بڑا مشکل ہے۔ سلطان نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آپ فکر نہ کریں میں ہر معاملے میں آپ کا دفاع کروں گا۔ ایسے میں حاضرین نے بھی اسی پر زور دیا کہ مجھے سلطان کی درخواست قبول کر لینی چاہیے۔ اسی حالت میں محفل درخواست ہو گئی اور میں واپس آگیا۔

دوسری بار پھر سلطان کے اصرار پر امام نے عہدہ حسب پر کام کرنا قبول کیا۔ لیکن کچھ عرصے بعد پھر آپ کی طبیعت اس سے استقامت کیونکہ آپ کی باتوں کو قابلِ غلا بنانے میں لوگ کوتاہی کرتے تھے۔ آپ لکھتے ہیں۔

اس بات نے مجھے انتہائی دکھ پہنچایا کہ میں تو عوام کی فلاح کیلئے رات دن کوشاں رہوں اور دوسرے میرے ساتھی بے ایمانیوں کی بنا پر اپنے دامن میں جہنم کی آگ بھرتے رہیں میں نے اس راستے میں اتنی مصیبت جمیلی کہ راتیں سفر میں گزر جاتی آرام و سکون جاتا رہا۔ لیکن جب اپنے جھگے پر نظر ڈالتا ہر کوئی راشی و مرتشی

امام عینی کے ہم عصر فرماں روائے مصر

امام عینی نے 9 فرماں رواؤں کے ساتھ وقت گزارا

1. الملک الظاہر برقوق ۷۷۸۳ تا ۷۸۰۱

2. الملک ابوالسعادات فرج بن برقوق ۷۸۰۱ تا ۷۸۰۸

3. المصور ۸۱۵ تک

4. الملک المویذ شیخ ۸۲۳ تک

5. الظاہر طغر چنبدون تک

6. عمر الملک الصالح ۸۲۵ تک

7. الدسرف برسہای ۸۳۱ تک

8. یوسف ۸۳۲ تک

9. الظاہر حمق ۸۵۷ تک

اور قاضی زین الدین التلمیسی کو مدرسہ الشیخو نیہ میں بھیج دیا گیا کیونکہ ایک آدمی دو عہدوں کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تھا۔

شاہ رخ بن تیمور لنگ کی نذر اور عینی اور ابن حجر میں مکالمہ۔

۸۳۸ء میں شاہ رخ بن تیمور لنگ نے سلطان اشرف برسای سلطان اشرف چاروں قاضی اکٹھے کر کے ان کی رائے طلب کی۔ تو امام عینی کی رائے یہ تھی کہ اس کی نذر منعقد نہیں ہوئی۔ حافظ ابن حجر نے اپنی رائے دی کہ یہ نذر جائز ہی نہیں کیونکہ یہ فقط ناظر الحرمین کے لیے جائز ہے۔ تو مجلس نے امام عینی کی رائے پر فیصلہ دے دیا۔

نظر آتا اس بنا پر میں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

ابن حجر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کی غلطی کی سزا امام عینی کو عوامی رد عمل کی صورت میں پہنچتی پڑی۔ کیونکہ قلعہ کے باہر عوام آپ کو مارنے کے لیے دوڑ پڑے تھے لیکن سلطان نے انہیں گرفت میں کر کے سخت سزائیں دیں۔ مقریزی نے قیمتوں کی گمرانی کا ذمہ دار امام کو خیرایا تھا لیکن ہم ان کی باتوں کو قبول نہیں کر سکتے کیونکہ یہ باتیں اور کسی نے نقل نہیں کیں۔ کیونکہ قاضی القضاء کا عہدہ اس ان کی باتوں کو ماننے کی اجازت نہیں دیتا۔ ایک غیر مقبول آدمی اس عہدہ پر کیسے قبول کیا جاسکتا تھا۔ جبکہ امام عینی بعد میں عہدہ قضا پر فائز ہوئے۔ آپ کے شاگرد ابن تغری بردی "المہمل الصانی" میں لکھتے ہیں۔

امام عینی نے تمام آلائشوں سے پاک زندگی گزاری اور ان کی عظمت علی کو ہر شخص سلام پیش کرتا تھا۔ یہاں تک کہ سلطان خود آپ کے عقیدت مندوں میں شامل تھا۔

امام حادادی نے عہدہ قضا کی تقریب کا احوال اس طرح تحریر کیا ہے۔ مدرسہ شیخو نیہ کے شیخ کی وفات کے بعد قاضی کی تقرری ایک اہم مسئلہ تھا۔ لوگ قاضی زین الدین التلمیسی کی بدلی ان کو قاضی مقرر کرانے کیلئے پوری طرح سرگرم تھے۔ سلطان نے رات کو امام عینی کو ایک لباس دیا اور صبح محفل میں آتے وقت زیب تن کرنے کیلئے کہا۔ امام عینی اصل بات سے لاعلم تھے امام عینی صبح جب محفل میں آئے تو وہاں ان کا استقبال قاضی کی حیثیت سے کیا گیا کیونکہ وہ لباس قاضی کا لباس تھا۔ اس طرح آپ قاضی مقرر ہو گئے۔

فی شرح الکلم الطیب: پڑھی تو دل و دماغ روشنی سے بھر گیا پھر اس نے امام موصوف سے رابطہ کیا۔

اشرف برہان سے ٹوٹا۔ ان کی خصوصی زبانی میدانِ بساط و غیرہ ہر وقت تعریفیں کر کے بادشاہ کا دماغ روشن ہو چکا ہے۔ یہ تھے فقہ امام عینی تھے جو اس کو ٹوٹے۔ اس کو سابقہ حکمرانوں کے انجام سناتے تاریخ بتاتے اور ان کی اچھی باتوں کو بادشاہ کے کانوں میں ڈالتے رہتے اور بری باتوں کا انجام بھی اسے بتا دیتے۔

مصالح المسلمین کو ذہن نشین کروانے اور جنگوں میں امان و سلوک کی اہمیت پر زور دیتے اور مظالم سے روکتے۔ سلطان اشرف بھی آپ کی باتوں کو توجہ سے سنتا اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا۔ سلطان اشرف اپنے امراء کو اکثر کہتا

لولا القاضی العینی ما حسن اسلامنا ولا عرضنا کیف سیر فی المملکة ترجمہ: اگر قاضی عینی نہ ہوتے تو ہم اچھے مسلمان نہ بن سکتے تھے اور نہ جانتے کہ مملکت کیسے چلائی جاتی ہے۔

سلطان اشرف آپ سے بہت زیادہ متاثر تھا وجہ یہ تھی کہ اس کو مغربی میں تخت پر بٹھادیا گیا تھا جبکہ علی طور پر بھی ایک کردار آدی تھا۔ ایسے عالم میں فقط امام عینی کی ذات ایسی تھی جس نے اس میں اعتماد پیدا کرنے کے ساتھ سیاسی بصیرت کی تعلیم بھی دی۔ بعض معاملات میں جب اس کی عقل تدبیر معاملات میں عاجز آ جاتی تو وہ خود آپ سے مشورہ کرتا جیسا کہ اس نے قبرس اور قائل کی جنگوں میں فوج بھیجے یا نہ بھیجے کا مشورہ کیا تو امام عینی نے اسے فقط قبرس میں جم کر لڑنے کا مشورہ دیا۔

(الحجۃ المبارک ۱۱۰/۱۵ھ)

سلطان اشرف اکثر یہ جملہ امام عینی کے بارے میں کہتے تھے ملک المویہ نے امام عینی کو آزمایا بھی تھا کہ کسی طرح امام کے اندر جھانک سکوں لیکن سوائے شرمندگی کے کچھ ہاتھ نہ آیا بلکہ دل میں آپ کی محبت عقیدت میں بدل گئی۔ اس نے آپ کو جامعہ المویہ میں درس حدیث دینے پر آمادہ کیا۔ اس نے کئی دفعہ آپ کو اپنا نمائندہ بنا کر ملک کے مختلف حصوں میں بھیجا حسن میں محمد پاک بن فرحان کو فرماں سلطنت کی رو سے گواند کی تقرری خصوصاً قائل ذکر ہے۔ لظاہر ظفر کا دور حکومت اگرچہ طویل نہ تھا لیکن آپ کی کرامت کا شہرہ بہت زیادہ تھا۔

اشرف برہان بھی تو کئی سفروں میں آپ کو ساتھ لے کر گیا۔ البیرہ کے سفر میں دونوں ساتھ ساتھ تھے۔ اشرف برہان کئی معاملات میں آپ کے مشوروں پر عمل کرتا تھا۔ اس معاملے میں امام عینی کے شاگرد ابن تغری بردی نمبر پر آتے ہیں۔ مسئلہ الگ ہے لی وجہ سے شاہ رخ کے دل میں امام عینی کی بہت عزت بڑھ گئی تھی۔

امام عینی کے زمانے میں یہ دستور چلا آ رہا تھا کہ بادشاہ ایک سالانہ محفل منعقد کرتا جس میں علماء میں سے کوئی فاضل اجل پچھلے سال کی حاکم کی بے اصولیوں کی نشاندہی کرتا اور ساتھ علماء دین سلطنت بشمول بادشاہ کے چند نصائح پر مشتمل کتاب پڑھ کر سناتا امام عینی کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام بخشا کہ انھوں نے تین کتب بادشاہوں کو بالترتیب لکھ کر بھیجیں جو چند نصائح سے بھر پور تھیں۔

امام عینی کا پہلا رابطہ جس واسطے سے پہلی دفعہ الملک برقوق کے ساتھ ہوا وہ بھی خاصا دلچسپ ہے۔ برقوق کو کوئی مسئلہ درپیش تھا جس کے حل میں کافی علماء سے رابطے کر چکا تھا۔ لیکن ابھی ٹھنکی باقی تھی۔ اس دوران امام عینی کی کتاب "العلم العیب

بعض لوگ امام یعنی کے تعلقات مملوک پر اعتراض کرتے تو امام یعنی کا جواب ان الفاظ میں ہوتا۔

اذ صلح صلح بالشعب اندفع لعدو الشعب

ترجمہ: جب بادشاہ سدھ رہا تو قوم سدھ رہتی ہے اور جب بادشاہ بگڑ جائے تو قوم بگڑ جاتی ہے۔

ابن تھری بردی لکھتے ہیں۔

سلطان اشرف کے دربار میں سیف الدین شرفی نامی آدمی تھا۔ جو بادشاہ کے بڑا قریب سمجھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا انکار بادشاہ کا انکار بن جاتا تھا۔ ایک دفعہ سیف الدین اشرفی کی موجودگی میں بادشاہ نے امام یعنی سے کوئی ایسی نصیحت چاہی جو تمام کیلئے فائدہ مند ہو۔ امام یعنی نے شراب کی برائیوں اور کتاب و سنت سے اخذ کردہ دلائل سے اتنی شدید مذمت بیان کی کہ تمام لوگ سمجھے کہ بادشاہ غصہ کرے گا لیکن محفل کے اختتام پر سلطان اشرف نے فقط اتنا کہا کہ قاضی صاحب جتنی مذمت آپ نے شراب کی بیان کی ہے اتنی ہی مذمت کسی دن رشوت کی بھی ضرور کریں یہ سن کر تمام مسکرانے لگے سیف الدین اشرفی کو یہ باتیں پسند نہ آئی تھیں۔ لیکن امام یعنی احتیاق حق اور ابطال باطل میں کسی کی پسند و ناپسند کا خیال رکھنے والے ہرگز نہ تھے بلکہ آپ کو فقط اللہ و رسول کی رضا کا خیال رہتا تھا۔

سلطان اشرف آپ سے عبادات کے مسائل میں بھی رجوع کرتا تو آپ اسے اسکی نصیحت کے مطابق جواب دیتے۔ امام یعنی غیرت علم میں بے مثل آدمی تھے۔

حافظ ابن حجر شوافع کے قاضی تھے جبکہ احناف کے قاضی سعد الدین الدیری تھے یہ دونوں بادشاہ کے پاس دو دو اور بعض اوقات تین تین دفعہ حاضری دیتے تھے۔ امام یعنی نے انہیں فرمایا کہ یہ کام وہ لوگ طلب مناصب کیلئے کرتے ہیں اور درجات میں بلندی کے لیے کرتے ہیں تو یہ علم کی حرمت کے منافی ایسا نہ چاہیے کیونکہ ایسا کام فقہاء کیلئے علمی طور پر نقصان دہ ہوتا ہے۔

امام شافعی نے اس واقعہ کو غلط کہا ہے فرماتے ہیں کہ اس فقرے کی نسبت امام یعنی کی طرف کرنا غلط ہے کیونکہ آپ تو خود بادشاہ کے پاس جاتے تھے۔ لہذا ہمیں حافظ ابن حجر اور تمام کی نسبت حسن ظن سے کام لینا چاہیے۔ بعض لوگوں نے امام یعنی کی طرف ایک واقعہ کی نسبت کی ہے۔

ایک دفعہ محمد بن احمد بن ابراہیم داد و شرف ابی المعانی (المتوفی ۸۷۳ھ) نے سلطان اشرف کو مخاطب کر کے یہ آیت پڑھی۔ ”یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الہوی“ بادشاہ نے امام یعنی کی طرف دیکھا تو امام نے شرف سے کہا کہ بادشاہ کو مخاطب کر کے ایسی آیت نہ پڑھنی چاہیے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو سزا دی جو کہ امام کی موجودگی میں دی گئی۔ اس بات کی تکذیب کے دلائل۔

یہ واقعہ السیف المحمد للعینی کے مصنف نے لکھا ہے۔ جبکہ خود اس کے قول کے مطابق امام یعنی کے عہدہ جسے ۸۴۲ھ تک ہے بعد میں آپ نے کوئی دغیفہ قبول نہ کیا بلکہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ دو غلطیاں: اس بات میں بھی دو چیزیں غلط ہیں

امام یحییٰ کے اہم تلامذہ

1. امام یحییٰ کا عہدہ حسب پر ملازمت ۸۴۷ھ تک ہے نہ کہ ۸۴۲ھ

2. امام یحییٰ ۸۵۳ھ تک مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ ان باتوں سے

ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قطعاً غلط ہے۔

امام یحییٰ کے تلامذہ بڑے بڑے نامور لوگ شامل ہیں جنہوں نے حدیث، فقہ، اصول میں اتنا نام اکیا کہ اپنے اپنے میدان میں امام کہلائے۔ ان میں فقط احناف ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب مثلاً کے تلامذہ بھی شامل ہیں امام کے تلامذہ میں مصری، شامی، حجازی اور بعض مغربی ممالک کے کثیر طلبہ شامل ہیں۔ امام یحییٰ نے تقریباً چھتیس سال فقط حدیث پاک کی تدریس کرتے ہوئے گزارے۔ خصوصی طور پر آپ نے حدیث پاک کو ترجیح دی۔ دوسرے علوم میں تاریخ و نحو، ادب، عروض وغیرہ میں بھی آپ نے تدریس کی۔ کام یہی رہا ہاں البتہ مدارس کے نام بدلتے رہے۔ امام یحییٰ کے تلامذہ کی تعداد کا احصاء ممکن ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس فقط وہ نام ہیں جنکا تذکرہ امام نے خود یا دوسرے لوگوں نے اپنی کتابوں میں کیا اس دور کی کتب کے مطالعہ سے یہ بات بڑی دلچسپ سامنے آتی ہے کہ اکثر لوگوں نے اپنی کتب میں فقط دو افراد کا زیادہ سے زیادہ تذکرہ کیا۔ ان میں امام یحییٰ اور دوسرے حافظ ابن حجر ہیں۔ ان دونوں بزرگوں میں بڑے دلچسپ انداز میں مقابلہ بازی کرانے کی کوشش بھی کی ہے۔ تلامذہ کی تعداد میں بھی تقابل موجود ہے لیکن ہم اس سے صرف نظر کرتے ہوئے فقط اتنا واضح کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر اور امام یحییٰ دونوں کی حیثیت اپنے اپنے میدان میں مسلم ہے لہذا مشترک میدان میں ہم مستقل گفتگو کریں گے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

امام عینی کے تلامذہ

1. امام ابن حمام 2. امام سخاوی
3. ابو الفضل العسقلانی 4. طنبوئی
5. ابو البركات عسقلانی 6. ابن تفری بردی
7. نور الدین دکانی 8. حجازی

یہ وہ صاحب تصانیف تلامذہ ہیں جو اپنے اپنے فن میں بلاشبہ امام کے درجے پر فائز
تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو (العود، الماع، 1/8، 320)

ہم صرف دو کا ذکر کرتے ہیں

کمال الدین ابن الہمام

نام - محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید بن مسعود ایساوی الحنفی المعروف کمال الدین
بن الہمام

احناف کے نمایاں ترین فرد کمال الدین ابن الہمام کسی تعارف کے محتاج
نہیں کیونکہ ان کی کتب ہر طبقہ زندگی میں معروف ہیں۔ سرخیل فقہاء میں ان کا شمار کیا
جاتا ہے۔ آپ کے والد روم کے شہر ایساوی میں قاضی تھے۔ پھر اسکندریہ میں قاضی
رہے۔ آپ کی عمر ابھی دس سال تھی آپ کے والد کا انتقال ہو گیا اور اس طرح آپ
اپنے نانا کی نگرانی میں آ گئے۔ ابن الہمام نے فقہ کی تدریس مدرسہ منصورہ، قہر صالغ
اشرفیہ، شیعہ میں کی۔ آپ عربی فارسی اور ترکی زبان مثل مادری زبان کے رواں
بولنے کی قدرت رکھتے تھے۔ حج کیا آپ زحرم پیا اور دیگر سعادتیں حاصل کی۔ ان کی
وفات حقیقت اسلام پر ہوئی۔

آپ دیانات، تفسیر، فقہ، اصول، فرائض، حساب، تقوٰی، نحو و صرف، بیان بدیع،
منطق، جدل، ادب موسیقی اور بہت سے علوم و فنون کے مجمع تھے۔

آپ جب امام عینی کے پاس حاضر ہوئے تو اپنے دقیق ترین خیالات امام کو سناتے تو
امام ان کے جوابات دوستانہ انداز میں دیتے۔

ابن الہمام نے امام عینی کے علاوہ جن اساتذہ سے مختلف علوم و فنون تحصیل کی ان میں

علامہ سراج

شمس الدین ہامی، شمس الدین الزاریتی، جلال الدین احمدی یوسف الحمیدی، ابو ز

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿29﴾

2. المسامرة فی العقائد المنجية من الاثرۃ
3. التقریر فی اصول الفقه 4. زاد المفیر فی الفقه
5. رسالۃ فی اعراب سباجان والحمد لله
6. ایضاح البدیع لابن الساعاتی وغیرہ

امام عینی سے ان کا رابطہ کافی عرصہ رہا کیونکہ مدرسہ المدینہ میں آپ حدیث پائے کے سوال و جواب سے معمور تقریر کیا کرتے تھے۔ امام عینی سے آپ نے ”دوا دین السبع فی اشعار العرب“ سبقاً پڑھی۔

ان کے تلامذہ میں احتاف نقی الشمشی، قاسم بن قطلوبغا، سیف الدین قطلوبغا، شوافع میں ابن خضر، المناوی الوردی، مالکیہ میں عبادۃ، طاہر، القرائی، حنابلہ میں جمال ابن ہشام۔ علامہ سیوطی کے اساتذہ میں یہ ایک ہیں۔

امام عینی ان کی وقت نظر کے بڑے قائل تھے۔ ان کے متعلق آتا ہے کہ ان کو جب پتہ چلتا کہ آپ آنے والے ہیں۔ تو تمام اسباق بند کر دیتے تھے اور فقط آپ سے گفتگو کرتے اور سنتے تھے۔ بہت سے علما مناظرے میں آپ کو ختم مقرر کرتے۔ اسحاق اور العلا انصاری کے درمیان مناظرے میں آپ حاکم تھے دوسرے ابن الغراض تھے۔ بلکہ آپ کے متعلق کہا جاتا تھا ”انہ ختم العلماء“ وہ تو علما کے بھی ختم ہیں۔

اسحاقی کے بقول ”وہو صلح ان یکن شیخا“۔ وہ تو شیخ کہلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہاجیہ ابن الصمام صلاح، زہد، تحقیق و تدقیق میں بے مثل تھے۔ یہ بات ان کی کتب کے قاری پر روشن ہے کہ آپ کو اصول و فروع میں یدِ طولی حاصل تھا۔ آپ کی وفات ۸۶۱ھ میں ہوئی۔ ایسا مجمع الصفات آدمی بعد کی تاریخ میں نظر نہیں آتا۔

تصانیف:

1. شرح الہدایہ۔ فتح القدیر

امام سخاوی نے الکالمیہ کی دارالحدیث، الفاضلیہ اور السنکو تحریر میں تدریس فرمائی۔
۸۷۰ھ میں حج کیا اور میں مقدس مقامات پر اپنی بعض تصانیف مکمل کیں۔

امام سخاوی نے سب سے زیادہ اخذ واستفادہ حلال ابن حجر سے کیا۔ حافظ ابن حجر کا معمول تھا کہ وہ اپنے خادم کو بھیج کر انھیں بلا کر اسباق پڑھاتے تھے۔

مکہ میں بیعت اللہ، حجر، غار ثور، جبل، حراء، جرانہ، منی، مسجد حنیف میں ایک عرصہ ٹھہرے اور وظائف میں مشغول رہے۔ دمیاطی اسکندریہ، بعلبک، حلب، دمشق، غلیل بیعت المقدس اور کئی دوسرے مقامات کی طرف سفر کیے ان سے کثیر تعداد میں لوگوں نے استفادہ کیا۔ ان کی اپنے ہم عصر علماء سے کافی علمی بحثیں ہوتی رہیں۔

آپ اپنے علم و فن کے ایسے ماہر تھے کہ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں آپ تفسیر وفقہ لغۃ وادب اور تاریخ میں بے بدل عالم تھے۔ جرح و تعدیل تو آپ پر ختم ہو گئی آپ نے ۹۰۲ھ میں وفات پائی۔

امام عینی کی جو کتب میری نظر سے گزری ہیں میں نے انھیں حسن ترتیب و تہتیب اور زبان و بیان کے اعتبار سے ممتاز پایا ہے۔ تاہم امام عینی اپنے مذہب خلی کا دفاع چاہتا کرتے نظر آتے ہیں لیکن دوسرے مذاہب کا احترام ان کے لہجے سے صاف نظر آتا ہے ان کی آراء و دلائل کا تفصیلًا تذکرہ کرتے ہیں۔ آئینہ صفحات میں تاریخ کی ترتیب سے کتب پر تبصرہ آپ کی نظر کا طالب ہوگا۔

امام سخاوی

۲۔

نام۔ محمد بن عبدالرحمن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد شمس الدین ابو الخیر
السخاوی القاہری الشافعی۔

ولادت۔ ربیع الاول ۸۳۱ھ

آپ نے صغیر سی میں ہی قرآن حفظ کر لیا۔ اس کے علاوہ آپ نے عمدۃ الاحکام، المسماج، القیر ابن مالک، اضیہ عراقی شاطبیہ، بختیہ الفکر اور اسی طرح دیگر کئی کتب حفظ کر چکے تھے حالانکہ آپ کی عمر کے بچے ابھی گلیوں میں کھیلتے نظر آتے تھے۔

امام سخاوی نے امام عینی کے علاوہ جن اساتذہ سے پڑھا ان کے نام درج ہیں۔

محب بن نصیر اللہ، جمال عبداللہ الزیتوی، زین رضوان الغنی، برہان بن خضر، تقی الدین اشہنی، ابن قطلوبغا، ابن حجر وغیرہ ہیں۔

امام عینی سے کسب فیض کرنے کے متعلق اپنے تاثرات علامہ سخاوی ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

انه حوئ فوائد كثيرة و زوائد عزيزة و ابرز من خيرات المعاني

بموضحات البيان حتى جعل ما خفي كالبيان، فدل على ان منشئه ممن
يعوض في بحار العلوم و يستخرج من جدوها المنثور والمنظوم و ممن له
بد طولی فی بدائع التراکیب و تصرفات بلیغة فی ضنایع التراتیب زاده الله
تعالیٰ و فضلا ینوق له علی انظاره و تسموایه فی سماء قریحة قوة افکاره
انه علی ذلك قدير و بالا حابة جدير۔
(الاحوال المصم ۸ ص ۳۵)

تالیفات امام عینی

امام عینی جیسا کہ تصانیف مختص ان کے زمانے میں کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ امام عسکری لکھتے ہیں کہ امام عینی کی کتب حجم کے اعتبار سے زیادہ ہیں آپ کی کتب کی تفصیل انھوں نے کچھ نہ کچھ دی ہے لیکن ان کی کتب کی اصل تفصیل امام عینی نے اپنی کتاب "كشف القناع المونی" میں ذکر کی ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے اپنی مطبوعہ وغیر مطبوعہ دونوں قسم کی کتب کا تذکرہ تفصیل کیا ہے۔

امام عینی بہت ہی سربل الخاطہ تھے۔ اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ انھوں نے قدوری شریف کی کتاب ایک رات میں مکمل کر لی تھی (الفوائد المحکمہ ص ۳۴)

امام عینی نے فقط نثر ہی نہیں بلکہ نظم بھی لکھی تاہم ان کی نثر نظم سے زیادہ ہے اور زیادہ مرتب ہوئی۔ تاہم ذائقے کیلئے چند اشعار درج ہیں۔ ہم صرف چند وہ اشعار نقل کرتے ہیں۔ جن میں امام عینی نے اپنے آقا حضور سرور کائنات ﷺ کی تعریف کی ہے۔

ذکر تبارک تجی محمد طرباً فخر عود مکر تادلا کرم

فتک مدامت یسوع شرالہ ولیس سر بہا ہم ولا اثم

آپ نے حضور علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کو بھی نظماً لکھا۔ ان اشعار پر ابن حجر نے تنقید کی تھی۔ ابن تفسری بردی اور امام عسکری نے دعویٰ کیا ہے کہ آپ کی نظم نثر ہے کم تر تھی کیونکہ اشعار کے وزن درست نہ تھے۔

امام سیوطی نے اپنی کتاب "بغیۃ الوعاة فی طبقات الفوہین والحماء" میں بعض اشعار کو

حرز ہاں بنانے کے قابل قرار دیا ہے یہ حضور علیہ اسلام کے عشق و محبت سے مملو ہیں اور بعض کو بے وزن قرار دیا ہے۔

امام عینی کی خامی کے طور پر بعض لوگوں نے یہ بات بھی لکھی ہے کہ آپ نے بعض الفاظ غیر صحیح و غیر مالوذا استعمال کیے ہیں۔

اسی طرح امام عینی اپنی کتاب "مرائد القلائد" میں یہ الفاظ لائے ہیں

محمد انصافاً ضافیا شر حفاً شعلعاً و شکر اہامیا سامیا عکمیاً
شبدعاً لمن امامی رباع المحملین رفیعاً بکل کاشیع لبس حنعضماو
لا ففعلاً بیج تدیم سیر لیم ذی معمع وو عولماو لا سو کما و صلاۃ علی من
لا ہرلقاو خافا آب حاضر آفتعاً و علی الہ وصحبۃ الذین تلوه و لا الکوۃ فظیعاً
ولا فذعاً و اقتناء بہدہ و ہدیہ مراغمین عککعما مفاط سلعاً شعثان
المعجمان اشہر آ و اجمعا۔

یہ تمام عبارات "روضات الجنۃ" سے نقل کی گئی ہیں جو کہ ایک شیعہ کی تصنیف ہے ہمارے احباب نے بھی بغیر تحقیق کے ایک شیعہ کی تحقیق پر اعتماد کر لیا ہے بغیر اس بات کے کہ شیعہ لوگ تو امام عینی کی تعریف کیسے کر سکتے ہیں۔ اسی الفاظ کے بارے میں یوسف صالح حقوق لکھتے ہیں۔

لوگوں نے جن الفاظ کو امام عینی کی نثر کیلئے عیب بنایا ہے اگر ان پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ کسی فصیح و بلیغ کی سمجھ میں ہی آ سکتے ہیں کیونکہ یہ بڑے خوب کر لکھی گئی نثر کے الفاظ ہیں۔

امام عسکری نے امام پر اس وجہ سے تنقید کی ہے کہ انھوں نے بعض اسامی کو اسقاط کر دیا۔

2. معانی الاعجاز فی رجال معانی الآثار

اس کا ذکر یعنی، سخاوی، التیمی، لکھنوی، کشانی، بروکھان، اور سرزمین نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ دارالکتب المصریہ میں (رقم ۷۲) موجود ہے ایک نسخہ ۳ جلدوں میں تحف سرائے طوبکانی ترکی میں (رقم بالترتیب ۲۸۲، ۲۸۵، ۲۷۷) موجود ہے۔

استاذہم فتوت نے السیف المہند کے مقدمے میں امام عینی کی کتب کے ضمن میں امام سخاوی کی کتاب کی شرح کا ایک جلد میں تذکرہ کیا ہے میرا خیال ہے کہ ان سے غلطی ہو گئی ہے کیونکہ ایسا واقع میں ثابت نہیں ہو سکا۔

3. المقدمة السودانیة فی الاحکام الدینیة۔

اس کی موجودگی کا ذکر سوائے بروکھان کے کسی نے نہیں کیا۔ اس کے مطابق مکتبہ اباصوفیا میں (رقم ۲۳۹) موجود ہے۔

4. منحة الملوک فی شرح تحفة الملوک

اس کا ذکر یعنی، ابن تفری بردی، سخاوی، حاجی خلیفہ، ابن احمد، سرکانی، لکھنوی اور بروکھان نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔

اس کا ایک نسخہ اوقاف بغداد کے کتب خانہ میں (رقم ۳۷۲۹) ۱۳۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب موجود ہے۔ ایک نسخہ مکتبہ حسن الانگریزی میں (رقم ۱۱۲۸۲۹/۱۳) ۱۳۱ صفحات پر مشتمل موجود ہے۔

تحفة الملوک امام ابو بکر محمد بن ابوبکر محمد الحسن (۷۰۰ھ) کی فقہ حنفیہ پر مشتمل تصنیف ہے۔ اس میں فقہ کے دس اجواب ہیں۔

امام تقی الدین التمر۔ امام سخاوی کا رد کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

امام عینی پر یہ الزام درست نہیں ہے کیونکہ اتنے کثیر تصانیف فہم سے ایسی بات عدا ہونا محال۔ ہے۔ غور کرنا چاہیے کہ جو آدمی ایسی باتوں میں سرکھپاتا ہو جس کے مرجع کے بارے میں تحقیق کرنی پڑے جیسا کہ امام عینی نے الصواعک میں کی ہے تو ظاہر ہے کہ غلطی بھی ہوگی کیونکہ انسان خطا کا پلہ ہے اور اس کا قلم بھی لغزش کا شکار ہو سکتا ہے اصل میں ہر اس تعصب کا اثر امام سخاوی پر ہے جو اس میں اسکے شیخ حافظ ابن حجر کی وجہ سے تھا۔

1۔ المستمع فی شرح المجموع والمنتقى فی شرح الملتقى۔

اس کا ذکر یعنی، سخاوی، عیسیٰ، حاجی خلیفہ، ابن احمد، شوکانی، لکھنوی نے کیا ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ دارالکتب المصریہ دو جلدوں میں جلد اول (رقم ۲۱۸) جلد ثانی ۷۰۷ فقہ حنفیہ پر موجود ہے۔

یہ مجمع البحرین کی شرح ہے جو کہ احمد بن علی بن تغلب المعروف ابن اساماعی (۶۹۳ھ) کی کتابیں ہیں۔

امام سخاوی اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسے امام عینی نے 21 سال کی عمر میں لکھا اور امام عینی کے اساتذہ و مشائخ نے اس کی تعریف کی اور تقاریر لکھیں اس میں امام عینی ائمہ ثلاثہ شافعی، احمد مالک کے اقوال ذکر کرتے ہیں اصل کے طور پر اور پھر صحیح وضعیف میں ترجیح دیتے ہیں۔ مشکل اعراب کو بیان کرتے ہیں اور فروع و اصول کی تشریح کے ساتھ غرائب کی شرح بھی کرتے جاتے ہیں۔

۸۔ وہ کتابیں جن کی نسبت مختلف لوگوں نے امام عینی کی طرف کی ہے۔ لیکن ان کا وجود معدوم ہے۔

8. العلم الہیب فی شرح الکلم الطیب

یہ کتاب دارالکتب المصریہ رقم ۱۱۲ بصورت مخطوط موجود ہے۔

9. شرح سنن ابی داؤد (2 جلد)

دارالکتب المصریہ رقم ۲۸۶ مخطوط موجود ہے۔

10. تاریخ الاکاشرة (ترکی زبان میں)

سقاوی، الیتمی، حاجی خلیفہ اور شوکانی نے ذکر کیا ہے۔

11. تذکرہ نحوہ

سقاوی اور الیتمی نے ذکر کیا ہے۔

12. تذکرہ متنوعة

سقاوی، الیتمی نے ذکر کیا ہے۔

13. اجوہرة اسنیة فی الدیانة منہ بدیہ

عینی، سقاوی، سیوطی، الیتمی، حاجی خلیفہ نے ذکر کیا ہے۔

14. مغانی الاختیار فی رجالہ معانی الاثار (جلد)

(دارالکتب المصریہ رقم ۷۲)

15. عمدة القاری شرح بخاری (25 جلد)

اس کتاب پر ہم اختصار کے ساتھ تبصرہ کرنا چاہیں گے۔

طہارة، صلاۃ، زکوٰۃ، صوم، حج، جہاد، الذبايح، فرائض، الکلب۔

اس میں امام عینی نے فوائد کے ذکر کے علاوہ احادیث کی تخریج کا اہتمام بھی

کیا ہے ان میں سے ایک قاعدہ ذکر لایا جاتا ہے۔ جس میں بڑے فضلاء کے وقت جمع،

تحلیل و تکبیر حرام ہے اسی طرح حضور علیہ اسلام پر صلاۃ و سلام کو بھی اس میں شامل

سمجھنا چاہیے مثلاً لھو و لعب کی مجلس صلاۃ و سلام نہ پڑھنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ

حریدہ گناہ گار ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی تاجر متاع فروخت کرتے وقت اس نسبت سے پڑھتا ہے

کہ اس سے مقابل پر پرہیز گاری کا رعب پڑے گا یہ بھی حرام ہے (مخطوطات مکتبہ

المرکز یہ مکہ المکرمہ ۱۳۵ ص)

امام سقاوی کے مطابق امام عینی نے یہ کتاب شیخ مغوی حاصلی (۸۰۴ھ) جو کہ امراء

برقوق میں سے تھا کی خواہش پر لکھی تھی۔

5. نعب الافکار فی تنقیح مہانی الاعیال فی شرح معانی الآثار

اس کا نسخہ دارالکتب المصریہ مؤلف ہی کے خط میں آٹھ جلدوں (رقم ۵۲۶) میں موجود ہے۔

6. وسائل التمریف فی مسائل التصریف

دارالکتب المصریہ میں (رقم ۳۶۳۳) میں اس کا ایک نسخہ اور دوسرا نسخہ کتب بلد یہ

منصورہ میں مؤلف ہی کے خط میں موجود ہے۔

7. تکمیل الاطراف

اس کا ذکر علامہ کوثری نے عمدة القاری کے مقدمے میں کیا ہے۔ یہ ایک جلد میں مکتبہ

تحفید با (رقم ۳۸۷) موجود ہے۔

ماخذ و مراجع مضمون هذا

1. الضوء اللمع ۱۳۲/۱۰ 2. الطبقات السنية ۸۲۰
3. كشف الظنون ۲۸۲/۱ 4. البدر الطالع ۲۹۵/۲

عمدة القاری اور فتح الباری کا تقابلی جائزہ

1. حافظ ابن حجر نے 817ھ میں فتح الباری شرح بخاری کو لکھا شروع کیا اور 842ھ میں مکمل کیا۔ یعنی فتح الباری کی تالیف میں 25 سال صرف کیے۔
امام بخاری نے عمدة القاری شرح بخاری 820ھ کو شروع کیا اور 842ھ میں مکمل کیا یعنی اس کی تکمیل میں 27 سال صرف کیے۔
2. عمدة القاری فتح الباری سے درج ذیل خصوصیات میں ممتاز ہے۔
 1. فتح الباری سے جامع تر ہے۔

مثلاً۔

عمدة القاری میں شرح حدیث برقل جلد اول کے صفحہ 77 سے صفحہ 101 تک پھیلی ہوئی ہے۔ جبکہ فتح الباری میں یہی شرح حدیث برقل صفحہ 31 سے صفحہ 45 تک ہے صرف کتاب الایمان کی شرح پر عمدة القاری میں 17 صفحے اور فتح الباری میں فقط 4 صفحات ہیں۔

عمدة القاری کے کل صفحات

25 جلدیں 7631 صفحات ہیں

فتح الباری مقدمہ کے بغیر

کل صفحات 7515 ہیں۔

نوٹ: عمدة القاری کا صفحہ فتح الباری سے اتنا بڑا ہے کہ ہم فتح الباری کو عمدة القاری کا چوتھا حصہ قرار دے سکتے ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

امام بخاری فرماتے ہیں

اس حدیث کو مسلم ترمذی نسائی نے بھی تخریج فرمایا ہے۔

(عمدة القاری، 124/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم کا ذکر کیا ہے۔

(فتح الباری، 96/2)

حدیث

انه من ضل على شدة الائمة بعد سنة الفجر....

امام بخاری نے نسائی میں اس حدیث کی نشاندہی کی ہے

(عمدة القاری، 140/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے نسائی کا ذکر نہیں کیا۔

(فتح الباری، 109/2)

امام بخاری اکثر حافظ ابن حجر کا تعقب بھی کرتے ہیں

امام بخاری حدیث بخاری کی دیگر کتب حدیث میں موجودگی کو زیادہ توجہ سے

تجسس کرتے ہوئے کئی کتب کے حوالہ جات درج کر جاتے ہیں جبکہ حافظ ابن حجر اس

بات پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔

مثلاً

حدیث ارأیتہم لو ان خیر اربابہم.....

امام بخاری فرماتے ہیں۔

بخاری کے علاوہ اس حدیث کو امام مسلم ترمذی اور نسائی نے بھی تخریج فرمایا

ہے۔ (عمدة القاری، 15/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم کا ذکر کیا ہے۔ (فتح الباری، 11/2)

حدیث

انه كان يقرأ في الفجر ما بين السنين الى المائة.....

امام بخاری فرماتے ہیں۔

اس حدیث کو مسلم، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی تخریج فرمایا ہے۔

(عمدة القاری، 27/3)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم اور نسائی کا ذکر کیا۔

(فتح الباری، 22/2)

حدیث

لو علم الناس ما في هذا.....

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

8. بیان تعداد الحدیث فی الصحیح

9. بیان من اخرج غیرہ

10. بیان اختلاف لفظ

11. بیان الملحق

12. بیان الاعراب

13. بیان الصرف

14. بیان المعانی

15. بیان البیان

16. بیان البدیع

17. سوال و جواب

18. احکام کا استنباط

اور دیگر کسی بھی قسم کا فوائد کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ خواہ اس کا اس حدیث سے کسی طرح بھی تعلق بنتا ہو۔ سابقہ شارحین بخاری سے اختلاف بھی کرتے ہیں امام کرمانی شارح بخاری سے اختلاف ملاحظہ ہو (عمدة القاری جلد 6 ص ۲۰)

امام دارقطنی کا رد

وبما ان العینی حنفی المذهب فانه کفره من شراح السنن انتصر لمذهبه ورد قول من ضعف ابا حنیفة کا الدار قطنی فانه قال عنه: ضعیف ، فرد علیه العینی قائلا: نادب الدار قطنی واستحیی لا تلفظ بهلہ فظة فی

عمدة القاری شرح بخاری

یہ امام عینی کی سب سے ضخیم ترین کتاب ہے۔ سب سے زیادہ شہرت بھی اسی کو حاصل ہے اور بخاری شریف کی سب اہل شرح بھی یہی ہے۔ یہ 25 جلدوں پر مشتمل ہے۔

امام عینی نے اسے رجب 820ھ میں شروع کیا اور 5 جمادی الاولیٰ 847ھ تک مکمل کیا۔

امام عینی کی شرح کا اسلوب

ترجمہ الباب سے شروع کرتے ہیں، اعراب بیان کرتے ہیں یا قبل باب سے مناسب بیان کرتے ہیں۔ پھر ترجمہ و شرح کرتے ہیں پھر اس حدیث سے متعلق حدیث کو بطور شرح لاتے ہیں۔

عنوان ملاحظہ ہوں۔

1. بیان تعلق الحدیث بالترجمہ

2. بیان رجال

3. بیان ضبط رجال

4. بیان الانساب

5. بیان فوائد تعلق بالرجال

6. بیان لطائف اسناد

7. بیان نوع الحدیث

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

1. امام کرمانی شارح بخاری
2. قاضی عیاض صاحب شفاء
3. امام قرطبی مفسر قرآن و شارح صحیح مسلم
4. ابن اثیر صاحب نہایہ
5. امام ہروزی علامہ صفائی
7. امام بحرانی امام خطابی
9. امام غلیل بن احمد جوہری
11. ابن قتیبہ قلعہ الدین طبری
13. مزنی زبیری
15. ابن سبائی امام الحرمین
17. امام بیہقی امام ہودوی
19. امام ابو جعفر طحاوی ابن حنبل
21. مازنی ذہبی
23. خلیف بغدادی ابن کثیر
25. ابن ماکولا زجاج
27. محمد بن سعد واقدی
29. ابن درید ابو حاتم
31. بخاری کسائی
33. ابو حنیفہ دینوری اصمعی

حق ابی حنیفہ، فانه امام طبق علیہ الشرق والغرب، الا سئل ابن معین عنه فقال: انه ثقة مأمون، ما سمعت احداً ضعفه، هذا سبعة بن الحجاج يكتب اليه ان يحدث، وشعبة شعبة، وقال ايضاً: كان ابو حنیفہ ثقلاً من اهل الدين والصدق ولم يتهم بالكذب وكان مأموناً على دين الله تعالى صدوقاً في الحديث - واثني عليه جماعة من الائمة الكبار مثل عبدالله بن المبارك وبعث من اصحابه وسفيان بن عيينة وسفيان الثوري وحماد بن زيد وعبد الله بن وكيع وكان يفتي براهبه والائمة الثلاثة مثلث والشافعي واحمد وآخرون كثيرون. وقد ظهر لك من هذا تحامل انداء قضى عليه وتعصبه الفاسد، وليس له مقدار بالنسبة الى هؤلاء حتى يتكلم في امام متقدم على هؤلاء في الدين والتقوى والعلم، ويتضعفه اياه يستحق هو التضعيف، افلا يرضى بسكوت اصحابه عنه، وقد روى في سنته احاديث سفينة ومعلولة ومنكرة وغريبة وموضوعة، ولقد روى احاديث ضعيفة في كتاب الجهر باليسئلة واحتج بهامع علمه بذلك، حتى ان بعضهم استحلفه على ذلك فقال:

ليس فيه حديث صحيح، ولقد صدق القائل:

حملوا الغنى اذ لم ينالوا سعيه فالقوم اعداء له وعصوم -

(عمدة القاري 12/2)

امام بخاری نے عمدة القاری میں جن علماء کرام سے منقول روایات بطور استفادہ لیں ان کے اسماء ملاحظہ ہوں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

امام عینی اور

مضامین

عمدة القاری

جلد نمبر 1

مہر د	.36	محمی	.35
طیبی	.38	ابن مالک	.37
ابن سکیت	.40	عراقی	.39
طیبی	.42	ابن سیدہ	.41
ابن مشام	.44	سحلی	.43
		شابی	.45

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نمبر شمار	صفحہ
1.	امام بخاری اسنادہ کر کے نقل پر حکم اور اسنادہ سے کیا بعد حدیث لکھتے تھے۔
2.	وفات حضرت فیہ حدیث الامام المستنیرت اللہ تعالیٰ وصلیت رکعتیں۔ 5
3.	16 سال میں بخاری کو مکمل کیا۔
4.	فقہ مکہ فیہ ست عشرہ سنہ۔ 5
5.	قرآن مجید کے بعد بخاری و مسلم کا درجہ ہے۔
6.	اتفق عشاء المشرق و المغرب عی انہ لیس بعد کتاب اللہ اصبح من صحیحہ اشعہ و النصب۔ 5
7.	بخاری کی احادیث میں تکرار 7275 اور تیسرے تکرار چار ہزار ہیں۔
8.	جمہ ما فیہ من الاحادیث المستندہ مکتان سعة الا لہ ما کان و خمسة وسبعون حدیثا۔ 6
9.	امام بخاری کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔
10.	انہ صنف فیہ مائة الف حدیث صحیح۔ 13
11.	علم حدیث کا موضوع ذات مصطفیٰ ﷺ ہے۔
12.	فموضوع علم الحدیث هو ذات رسول اللہ ﷺ۔ 11
13.	علم میں بحث ذات موضوع سے نہیں ہوتی بلکہ موضوع کے لوازمات سے بحث ہوتی ہے تو علم حدیث پر یہ کہ حقیقت ذات مصطفیٰ کا علم نہیں ہوتا۔
14.	حدہ فهو علم يعرف به اقوال رسول اللہ وفعاله واحوالہ۔ 11
15.	حضور ﷺ کا سب سے پہلا بعد دعا گناہ تار ہے۔

11	متو سلا بالنبی ﷺ غیر الانام۔
9.	حمد کے بعد صلاۃ کا ذکر کرنے کی وجہ۔
11	و اما الصلاۃ فلا ذکرہ ﷺ مقرون بذکرہ تعالیٰ
10.	و فی کالقوی معنی۔
4	والوحی فی اصل الاعلام فی غفاء.....
11.	و فی کاصطلاح معنی۔
14	هو کلام اللہ المنزل علی نبی من انبیاءہ۔
12.	انما الاعمال بالنیات سے بخاری کے آغاز کی وجہ۔
22	اراد بهذا الاخلاص المقصد و تصیح النیة...
13.	حدیث تصحیح پر بخاری کے خاتمے کی وجہ۔
22	فتحه حدیث التسیح لان بہ تعطر المجالس وهو کفارة۔
14.	امام ابو داؤد نے پانچ لاکھ احادیث تحریر فرمائیں۔
	سمعت ابا داؤد یقول کتبت عن النبی علیہ الصلاۃ والسلام
22	خمسمائة الف حدیث۔
15.	مکہ شریف دوسرے شہروں سے افضل ہے۔
22	اشعرل با فضلیة مکة علی غیر ہا من البلاد
16.	نیت کا معنی
23	ثم اختلفو الی تفسیر النیة فقیل هو المقصد الی الفعل
17.	ہجرت کا شرعی مفہوم۔
23	مفلوكة دار الکفر الی دار السلام

- 35 ولا هو في صحفنا فيقول انه نواه۔
- 28 امام مالک امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں
- ان مالک بن انس کان یسأل ابا حنیفہ قرضی اللہ عنہ
- 37 وباعذ بقوله۔
- 29 اسابت صدیق اکبر کے فضائل نورانی
- 38 وقد جمع الشرف من وجوه۔
- 30 ازواج مطہرات کو امام المومنین کہنے کی وجہ
- 38 ومن امہات فی وجوب احترامہن وبرہن وتحریم نکاحہن۔
- 31 حضور ﷺ کو ابو المومنین کہنا جائز ہے۔
- 39 وهل یقال للنبی یقال النبی علیہ السلام ابو المومنین فیہ وجہان
- 32 وحی کی تین اقسام۔
- 40 فعنی ثلاثة اضرب۔۔۔
- 33 وحی کی سات صورتیں ہیں۔
- 40 واما صورة علی ماذکرہ اسہلی فسبعة۔
- 34 حضرت جبریل کا دجیہ کبھی کی شکل میں آنے کی وجہ۔
- 40 اختصاص تمثله بصورة دحية دون غيره۔
- 35 رعبت باری تعالیٰ حق ہے۔
- 40 ان یرای له اللہ تعالیٰ من وراء لحجاب اثانی البقنطة۔
- 36 اسرار الہی بھی حضور تک تین سال تک وحی لاتے رہے۔
- 40 وحی اسرار الہی علیہ السلام۔

- 18 دنیا کے کہتے ہیں۔
- 25, 24 ما علی الارض مع الهواء والحو۔۔۔
- 19 اعمال خارجہ عن العبادۃ نیت سے ان پر ثواب ملتا ہے۔
- 27 ان الاعمال العلویة عن العبادۃ قد تغیر الثواب۔
- 20 عورت بڑا حق ہے۔
- 28 ما ترک بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء۔
- 21 کافر کا مسلم عورت سے نکاح کی تحریم صلح حدیبیہ کے موقع پر ہوئی۔
- 29 نزل تحریم المسلمات علی الکفار و انما نزل بین الحدیبیۃ۔
- 22 قرآن کا فتح خرواہ سے بھی جائز ہے۔
- 31 فیہ نسخ الکتاب بعبیر الواحد۔
- 23 مجبوں آدمی کی کوئی عبادت صحیح نہیں ہے کیونکہ نیت مفقود ہے۔
- 34 انه لا تصح العبادۃ من المحنن لا لہ لیس من اهل النیۃ
- 24 اعمال کی تین قسمیں۔
- 35 الاعمال ثلاثة بدنی و قلبی و مرکب منها۔
- 25 نیت عمل سے افضل ہے۔
- 35 النیۃ ابلغ من العمل۔
- 26 غلو و جنت عمل سے نہیں بلکہ نیت سے ہوگا۔
- 35 تعلیل اللہ العبد علی الحنة لیس لعمله وانما هو النیۃ۔
- 27 محض نیات سے ثواب نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔
- اکبر البعدی کللو کذا من الاجر فیقولون ربنا لم تحفظ ذلک عنہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

46. تھوری زیارت زمانہ قدیم سے ملی آ رہی ہے۔
47. وقرہ فی قرآن مصریٰ۔
47. جن سورتوں میں صرف آ آیہ ہو وہ سب کی ہیں۔
50. کلا فی سورة فالحکم ہاتھا مکیہ۔
48. انبیاء کرام کی کون کونسی زبانیں تھیں۔
52. وکان آدم علیہ السلام یتکلم بالغة السریانہ۔
49. انا بھاری پر اعتراض کا جواب۔
54. لی اقرء قلم ادر ماقرء فاعخذ بحلقی۔
50. انا بھاری میں ماثیہ ہے۔
57. کلمہ ماثیہ
51. علم باہم اور علم الانسان الم علم سے مراد علم ظاہری اور علم لدنی ہے۔
60. علم بالعلم لشارة فی العلم التملیسی مالم یعلم وشارة فی العلم التملیسی۔
52. نبوت خواب سے کیوں شروع ہوئی۔
60. لم ابتد علیہ الصلاة والسلام بالردیہا لہا روبا۔
52. غلط کیوں محبوب ہوئی۔
60. لم حیب الیہ المخلوۃ۔
53. حضور ﷺ کی عبادت قبل اسلام کس نبی کے طریق پر تھی۔
61. ان عبادتہ علیہ الصلاة والسلام قبل البعث۔
54. حضور ﷺ کی عبادت کا طریقہ کیا تھا۔
61. ماکان صفة تعبہ۔

37. ملائکہ کی تعریف
و منهم مدبرات هذا العالم
41. حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف ہوتی ہے اور امت کا استدلال ہوا ان ملائکہ کی ہے
38. ہاتھ بچھ کر کان معینہا لبلاغۃ مکانہا بالمعلوم الغیبیہ وکان علی
حسنتہم بقدر الاستعداد۔
44. حضور ﷺ کی ہونے کے بعد ہونے والے تھے یا جبریل مفسد انسان میں ظاہر
39. ہوتے تھے۔
44. فلک لایہ کان یرد فیہا من الطباع البشریۃ فی الاوضاع الملکیۃ۔
40. وحی سننے کا طریقہ اور نبوت کی شان۔
45. کیف کان سماع النبی والملك الوحی من اللہ تعالیٰ۔
41. حضرت جبریل کیسے کہاں سے وحی لاتے تھے۔
45. هل کان جبریل علیہ السلام ینقل لہ ملک عن اللہ۔
42. حضرت جبریل کا دیکھنے کی شکل میں آنا مسئلہ حاضر و ناظر کا مل۔
45. انما فی جبریل النبی علیہ الصلاة والسلام فی صورة دحیۃ۔
43. جسم کا روح سے زکوہ ہونا عادت ہے بعد روح بھی زکوہ کی سکتا ہے۔
46. موت الاحساد بمخلوۃ الارواح لیس ہوا جب عقلاہل بعاۃ۔
44. مسئلہ حاضر و ناظر۔
46. فیہ دلالة علی ان الملك لہ قدرة علی تشکل بما شاء من الصور۔
45. صحابی کی جہالت حدیث غیر قاصر ہے۔
47. وجہالة الصحابی غیر قاحق قلاۃ۔

- 76 رمضان وعبدالاحتماع الصالحين
64 اولیاء کاملین کی زیارت ہار بار کرو۔
77 ومنہا یادة الصالحاء وعل فضل ومعلستهم وتکریرہ زیارتہم۔
65 اذا حلتک قیصر لقا قیصر بعدہ کا معنی۔
80 معناه لاقصر بعدہ بالشام ولا کسری بعدہ بالعراق
66 دجیہ کی کی خوبصورتی کا ذکر
80 کان من اجل الصحابة ومن کبارہم۔
67 رزم کون تھے۔
81 کان البروم دجلا اصفر فی بیاض شہد الصفرہ۔
68 قریش کون تھے۔
81 منها قریش وهم ولد النضرین کنانہ۔
69 قریشی میں سات اقوال۔
81 تسمیہ قریش قریشا سبعة اقوال۔
70 ایصال ثواب حق ہے۔
98 اولک یوتون اللہ اجرہم مرتین۔
71 تبرکات سے مدد مانگنا حق ہے۔
99 ان هرقل وضع کتاب رسول ﷺ۔
72 بادشاہت حضور ﷺ کی طرف سے ملی ہے۔
99 ولا سلطنة لاحد الا من قبل رسول اللہ ﷺ۔

- 54 پہلی دفعہ کی ہر روز سوار 17 رمضان کو ہوئی۔
61 ان نزول الملك علیہ بحراء یوم الاثنين لسبع عشرة عطلت من رمضان۔
55 عیشیت علی نفسی کے معنی۔
61 مالمحشیۃ النبی عشہ رسول اللہ ﷺ۔
56 حضور علیہ السلام کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ جبریل ہیں۔
62 من این علم رسول اللہ رسول ﷺ ان المعالی الیہ جبریل۔
57 غار حرا کو مخصوص فرمانے کی وجہ۔
62 مالمحکمۃ فی تعصیصہ علیہ الصلاة والسلام التصدی بحراء۔
58 تعلیم کو رسم اللہ سے شروع کراؤ۔
63 وجوب استفتاح القراءۃ بسم اللہ۔
59 حضور علیہ السلام کی ساری اولاد حضرت خدیجہ سے ہوئی سوائے ابراہیم کے
63 وہی ام اولادہ کلہم علماہر اہم۔
60 ورد بن نوفل کی شان۔
63 لاتسبوا ورقۃ فائہ کان لہ جنة۔
61 حضور ﷺ کی محبت رنگ لاتی ہے۔
63 ورقۃ وعلیہ الثیاب حریر لائہ اول من آمن بی وھل فی
62 چاروں طاغیہ اور اسامہ اور انکی کنیتیں۔
72 ان اسم جبریل علیہ السلام عبدالحلیلو کنیتہ ابو الفتوح۔
63 اولیا ہر صوفیا کشے ہوں تو خوب خرچ کرو۔
منہا الحث علی الحدود والافضال علی کل الاوقات والزیادہ منہا فی

83.	حضرت ابو بکر صدیق کے ایمان کی فضیلت۔
108	لو وزن ایمان ابی بکر مع ایمان جمیع العالین ایمان ابی بکر۔
84.	اسلام اور ایمان محمد ہیں یا الگ، الگ ہیں۔
109	ان الاسلام متغیران للایمان، نوہ جملت حدیث۔
85.	اسلام اور ایمان ایک ہیں دلائل۔
109	ان الایمان هو الاسلام والاسلام مترادفان۔
86.	مسئلہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔
110	ان الایمان هل هو مخلوق ام لا؟
87.	حضرت عمر بن عبدالعزیز پہلی حدی کے مجدد تھے۔
113	تولی العلاقة سنة تسع وتسعين ومدة خلافة ستان۔
88.	تحرکات کا کفن میں رکنا جائز ہے۔
113	واوحي ان يظن معه شي كان عنده شعر رسول الله واطفاه۔
89.	صوفیا کرام کے مجددوں کا ذکر۔
113	الاولی علی عمرو الثقیة علی الشافعی والثقة علی ابن شریح۔
90.	لیطعن ثقیں کے دلائل۔
114	ان فیہ فائدتین۔
91.	حضرت معاذ بن جبل کا ذکر۔
115	وهو ابن ثمانی عشرة سنة وشهدا المقبة الثانية۔
92.	حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر۔
115	و صاحب نعل رسول الله ﷺ۔

73.	اونچے خاندان والے کو معاملات میں مقدم رکھو۔
100	ان ذالھ حساب اولی بالتقدیم فی امور المسلمین۔
74.	ایمان کا شرعی معنی اور اس میں چار کردہ کا بیان۔
102	اختلف لعل الثبلة فی مسی الایمان فی عرف الشرع علی لوب فرق۔
75.	مسئلہ اجتہاد یہ کام کرنا یا نہیں ہوتا۔
102	لا یکر منکر الاجتہادیات بالاجماع۔
76.	ایمان کے تصدیق ثقیں ہونے پر دلائل۔
105	ملجل علی مسحة الایمان احفظا وعدم انحصار الصلین۔
77.	اعمال ایمان میں داخل نہیں اس کے دلائل۔
106	انه يدل علی ان اعمال سائر الحوارح غیر داخلہ فیہ۔
78.	تہذیب کا معنی۔
107	والمراد من التقليد هو اعتقاد حقیق قول الغير۔
79.	کفار بھی قیامت کو مومن ہو جائیں گے۔
107	فقد جعل الکفار مومنین فی الآخرة لوجود التصديق منهم۔
80.	حقائق تبدیل نہیں ہوتے۔
107	اذلحقائق لا تبدل بالاحوال اما تبدل الاعتبار والاحکام۔
81.	ایمان کے ذرا کم اور ناقص ہونے کا بیان۔
107	ان الایمان هل یزید وینقص۔
82.	ایمان کے بارے میں مذہب صحیح کا بیان۔
107	وقد ثبت ان الایمان هو التصديق القلبي۔

103. سبوح کی تحفیں کی وجہ۔
127. واما الحكمة في تعين السبعين۔
104. فی علم اللہ و علم رسولہ کہنا جائز ہے۔
127. فی علم اللہ و علم رسولہ موجودہ فی الشریعہ۔
105. حب فی اللہ میں صحابہ اور اہل سنت کی محبت شامل ہے۔
128. بدخل فیہ حب لصحابة المهاجرين ولا تضر وحب آل رسول ﷺ۔
106. توقیر اکابر جزو ایمان ہے۔
128. و بدخل فیہ توقیر الاکابر۔
107. اعمال مسانی کے سات شعبے ہیں۔
129. اعمال اللسان وھی تشعب الی سبع شعب۔
108. اعمال بدنی کے چالیس شعبے ہیں۔
129. اعمال البدن وھی تشعب الی أربعين شعبه۔
109. حیا ایمان میں سے کیوں ہے؟
129. الحياء من الايمان۔
110. حضرت انسؓ کیلئے حضور ﷺ کی دعا۔
140. اللهم برك في ماله وولده واطل عمره اغفر ذنبه۔
111. محبت کا معنی
141. اصلها الميل الى ما يوافق المحب۔
112. محبت عوام اور محبت خواص
141. انما المحبة مطالعة المنه من روية الاحسان۔

93. تقویٰ کا معنی اور قرآن مجید میں اسکا استعمال۔
116. التقوى هي العشية۔
94. دعا کا معنی۔
117. لان اصل الدعاء النداء۔
95. بد مذہب جو اپنی بددینی کی طرف نہ بلائے اسکی رویت بہتر ہے۔
118. بكثير المبتدعة غير الدعاء الي بدعتهم۔
96. زکوٰۃ کا لغوی معنی۔
119. والزكاة في اللغة عبارة عن الطهارة۔
97. حج کا لغوی معنی۔
119. والحج في اللغة القصد۔
98. من ترك الصلاة متعمدا فقد كفر کا معنی۔
122. محمول علی الزجر والوعيد۔
99. حضرت الیہریرہ کا ذکر شریف۔
124. اختلف في اسمه واسم ابيه على نحو ثلاثين۔
100. ایمان کے ستر شعبے اسباب شعبے ہیں والی روایات میں قطعی۔
125. الايمان بصنع وستون شعبه۔
101. بضع کا اطلاق۔
126. قال صاحب العين البضع سبعة۔
102. ستین کی تحفیں کی وجہ۔
127. اما الحكمة في تعين الستين۔

123.	محمد کا حق حاضر۔
154	اصل الشہود الحضور۔
124.	حضور ﷺ کی بیعت کرنے کا رد و بجا واقعہ۔
156	اعلم ان رسول اللہ ﷺ کان بعرض نفسه۔
125.	حد گناہ کا کفارہ ہے یا نہیں۔
157	والحد فی الزنا واما قتل الولد فلیس له عقوبة۔
126.	الصحابہ کلہم عدول۔
158	فان الصحابة کلہم عدول لا یؤہم فیہم الکذب۔
127.	حضور ﷺ کو اشیاء کا علم قبل وقوع ہوتا ہے۔
158	ان النبی ﷺ کان یعلم قبل نزول الحدود
128.	پردہ حجب کی مجلسوں میں نہ جاؤ۔
160	و كذلك هل یجاب بین فیہ ترك المسلم الاعتلاط بالنفس۔
129.	علم اور معرفت میں فرق۔
	والفرق بینہما و بین العلم ان المعرفة عبارة عن الادراك الجزی
165	والعلم عن الادراك الکلی۔
130.	حضور ﷺ کا بے شل ہونا اسیر صحابہ کا اجماع ہے۔
165	انا لسناء کہتک یا رسول اللہ۔
131.	حضور ﷺ عسائرہ کو کہا ہے پاک ہیں تو پھر نظر اللہ باللہم کا مفہوم کیا ہے۔
167	النبی ﷺ معصوم عن الکبائر والصغائر۔

113.	تکذبات کے حقائق کیا کرنا چاہیے۔
144	من لمتشابهات فی مثل هذا فترق العلماء لاسم ثلاثة
	علی فرقین۔
115.	محبت کی تینوں قسمیں حضور ﷺ کو حاصل ہیں۔
144	فجمع علیہ السلام ذلك كله۔
116.	اصل ایمان حضور ﷺ کی محبت ہی ہے۔
144	ولا یصح الايمان الا بتحقیق انافة قدر النبی ﷺ ومنزلته
117.	حضور ﷺ کی محبت عین ایمان ہے۔
148	فیہ محبة الله ورسوله الجاهلی اصل الايمان
118.	اولیاء اور علماء سے محبت رکھنا بھی محبت رسول ﷺ میں داخل ہے۔
149	فلما محبة الرسول فیصح فیہا المیلان فمیل الانسان۔
119.	ظان کا معنی
	وانه سمي به لانه یستر
120.	صحابہ کرام کی فضیلت
	فی فضل اصحابہ کلہم
121.	بعض صحابہ کے ساتھ حضور ﷺ پر ایمان نہیں آ سکتا۔
152	ومنها ما قبل هل یلزم منه ان من ابغضهم۔
122.	انصار کے ساتھ محبت کی تفصیل کی وجہ
153	وجه تخصیص اند کر ہونا الحدیث ہنا۔

141. مرجعہ کا رد علی۔
 184 ان الاعمال من الايمان ردا على المرجعة۔
 142. ميراث کے طور پر جنت کے لئے کا معنی۔
 184 الا يورث البقاء العمال بعد الموت لمن يستحقه۔
 143. حضرت سعید بن مسیب کے افضل الیہین ہونے سے کیا مراد ہے؟
 187 انه افضل التابعين فمرادهم افضلهم في علوم الشرع۔
 144. حضور ﷺ کی دادی اور نانا مبارک کا نام حج کا شرعی معنی۔
 187 فاطمة ام عبدالله والدر رسول الله بنت عمرو بن عائد۔
 145. حج کا شرعی معنی۔
 187 وفي الشرع الحج فصل في زيارة البيت على وجه التعميم۔
 146. یحییٰ بن یزید کا مسئلہ۔
 195 اختلف العلماء في يمين اللغو على ستة احوال۔
 147. عمار بن یاسر کا ذکر مبارک۔
 197 وهو ابو اليقظان بالسمحة عمل بن ياسر بن عامر بن مالك۔
 148. عمار بن یاسر کے لیے حضور ﷺ کے دعا۔
 197 يالو كوني بردا وسلاما على عمل كما كنت على ابراهيم۔
 149. مسجد قبا حضرت عمار نے بنوائی۔
 197 عمل اول من بنى مسجد الله في الله بنى مسجد قبا۔
 150. کفر کا معنی۔
 200 اصل الکفر التغطية وقد كفرت الشمس۔

132. اعمال اعراس میں کیسے تو لے جائیں گے۔
 171 والتحقيق فيه انه يحمل عمل الصبر۔
 132. مرجعہ معتزلہ کا رد۔
 172 فيه حجة لا هل النسبة على المرجعة۔
 133. حضور ﷺ کو امت کا علم ہے۔
 172 راليت الناس يمرضون على۔
 134. حضرت محمد بن اکبر کے افضل ہونے پر اصرار صحابہ کی فضیلت قطعی ہے۔
 175 الا جماع من عقد على فضلية وهو دليل قطعي۔
 135. حضور ﷺ شارع ہیں۔
 182 انه هو الا مرينهم وهو المشرع۔
 136. بے نمازی کی شرعی سزا۔
 182 ان ترك الصلاة عمدا معتقدا وجوبها يقتل۔
 137. تارک زکوٰۃ کا شرعی حکم۔
 182 ههنا عن حكم ترك الزكوة۔
 138. تارک صوم کا شرعی حکم قید کیا جائے۔
 182 ولو ترك صوم رمضان حبس۔
 139. مرتد ذمی کی توبہ قبول ہے یا نہیں۔
 182 فيه قبول توبة الردى۔
 140. مرتد قتل کیا جائے گا تو توبہ قبول نہیں ہوگی۔
 182 ان اعدا ليه قتل قتال لم تقبل۔

161.	کذب کا معنی۔
219	الکذب هو الاعبیل علی خلاف الواقع۔
162.	وعدے کا معنی۔
220	وعدہ الامر بہ عدۃ۔
163.	وعدے کا اصطلاحی مفہوم۔
220	الوعدۃ فی الاصطلاح۔ الاعتبار بایصال الخبر فی المستقبل۔
164.	لیلة القدر کے معنی پر کلام۔
225	والکلام فی لیلة القدر علی انواع
165.	مدینہ شریف کا معنی۔
232	لرأد بها مدینة الرسول ﷺ
166.	حضور ﷺ نے ہجرت بھی سوموار اور دخول مدینہ بھی سوموار کو فرمایا۔
244	خرج من مكة يوم الاثنين ودخل المدينة يوم الاثنين۔
167.	حضور ﷺ کی رادی مبارک کا نام۔
244	فان ام عبدالله المطلب سلمی بنت عمر وبن زيد بن لبيد۔
168.	حضور ﷺ کی ناقہ مبارک کا علم شریف۔
245	وصنعت جرائفها فنزل عنها رسول الله ﷺ حتى احتمل ابو ايوب۔
169.	16 یا 17 ماہ کی تطبیق تحویل قبلہ 15 رجب 2ھ کو ہوئی۔
245	وكان التحويل فی نصف رجب فی السنة الثانية۔
170.	تحویل قبلہ کس نماز میں ہوئی؟
	خرج فجر علی قوم من الانصار فقال لهم هو يشهد انه

151.	کفر کی چار اقسام۔
200	وهذه الاربعة من لقي الله تعالى بواحد منها۔
152.	لعنت کرنے کا مسئلہ
203	اتفق العلماء علی تحريم اللعنة۔
153.	عبداللہ بن ابی کا عقیدہ۔
209	قبل يا بنی الله لو اتيت عبد الله بن ابي۔
154.	حضرت امام حسین نے ام سلمہ کا دودھ مبارک پیا۔
210	فيكي الحسن فتمطيه ام سلمة ام المومنين نديها۔
155.	صحابہ کآپس میں جنگ کرنا کیسا ہے؟
212	القاتل والمقتول من الصحابة في الجنة۔
156.	صحابہ کے جنگی حالات کے بارے میں فتویٰ
212	والحق الذي عليه لعل السنة الامسك عما شحرن الصحابة۔
157.	ظلم کا معنی۔
215	الظلم فی اصل الوضع وضع الشيء فی غير موضحة۔
158.	مناقب کے معنی کی تحقیق۔
217	لفظ المناقب من النفاق۔
159.	مناقب کا اصطلاحی مفہوم۔
217	هو الذي يظهر الاسلام ويطن الكفر۔
160.	نفاق کی بارہ طریقوں پر تحقیق۔
217	ليحصل من ذلك اثنا عشر قسماً۔

180. یہود کا معنی اور وہ تیسرے۔
 262. ہو علم قوم موسیٰ علیہ السلام و فی العباب الیہود۔
 181. حضرت طلحہ کو تیس سال کے بعد نکال کر دوسرے مجاہدین کرنا۔
 265. ثم رأت بنتہ بعد ثلاثین سنة فی المنام۔
 182. نفل شروع کرنے سے پہلے واجب ہوتے ہیں یا نہ اسکی تحقیق۔
 268. وبسئلہ علی الذی من شرع فی صلاة نفل و صوم نفل و حب علیہ قلمہ۔
 183. والہفت مقدم۔ کاغذہ کلیہ۔
 268. واحاد بنہم بالغیۃ وال مثبت مقدم
 184. جنازے کا نفوی معنی۔
 270. والحنان جمع جنتہ بالحجیم المفتوحہ۔
 185. قیراط کا معنی
 272. قیراط اصغر قیراط۔
 186. عالم حسن کے امور میں اقسام پر ہیں۔
 288. ان الامور فی عالم الحسن ثلاثہ۔
 187. حضور ﷺ کا رویت باری حق ہے۔
 291. ان روایۃ اللہ تعالیٰ فی الدنیا بالابصار غیر والمغفلانی لندراہ۔
 188. حضور ﷺ کا قیامت کا بیان نہ فرماتا۔
 291. المستفرد من حللہ سوال کف المسلمین عن سوال من وقت الساعۃ۔
 189. اسلام علیک یا رسول اللہ۔
 292. السلام علیک یا محمد فرد علیہ السلام لعل ادنو یا محمد۔

246. صلی مع النبی ﷺ العصر۔
 171. احکام شرعیہ میں نسخ ہونا ہے اس کے دلائل عقل و نقل۔
 246. فیہ دلیل علی صحۃ نسخ الاحکام۔
 172. توازیۃ التوراة یہود تک نہیں آسکی۔
 247. لم یو جد فی نقل التوراة اذالم یرق من الیہود۔
 173. بخت نصر کے زمانہ کے یہودی ختم کر دیے گئے۔
 247. لما استولی بخت نصر علی بنی اسرائیل قتل رجالہم۔
 174. حدیث کا نسخ قرآن ہے۔
 247. فیہ دلیل علی نسخ السنۃ ناسخ بالقرآن۔
 175. خبر واحد بھی قرآن کی نسخ ہے
 247. فیہ جواز النسخ بعبیر الواحد۔
 176. جردا الحرب میں مسلمان ہو اور اس کو احکام شرعیہ کا علم نہ ہوا اس کا حکم ہے۔
 177. خبر واحد قبول ہے اس پر اجماع ہے۔
 248. فیہ دلیل علی قبول عبیر الواحد مع غیرہ من الاحادیث۔
 178. قبلہ کی جہت میں اختلاف نہ کرو۔
 248. فیہ دلیل علی جواز الاجتہاد فی القبلة۔
 179. کافر مسلمان ہو جائے تو اس کے پچھلے اعمال کا حکم کیا ہے؟
 253. اسلمت علی ما سلفت من عبیر۔

صفحہ	موضوع	نمبر شمار
	حضور ﷺ کی انگلیوں مبارکہ سے پانی کا ٹکنا	1
34	لبح الماء من بين أصابعه أعظم مما أوتي به موسى عليه الصلاة والسلام حين ضرب بعصاه الحجر في الأرض	
	صحابہ کرام کذب باطل سے پاک ہیں	2
34	هم المنزهون عن السكوت على الباطل.	
	حضور ﷺ کے بال مبارک پاک ہیں۔	3
35	فاما شعر رسول الله ﷺ فهو مكرم معظم.	
	حضور ﷺ کے فضائل پاک ہیں۔	4
35	وقد قيل بظارة فضله فضلا عن شعره الكريم.	
	حضور ﷺ کا بول مبارک پیتا۔	5
35	وقد وردت احاديث كثيرة ان جماعة شربوا ادم النبي ﷺ.	
	حضور ﷺ کا بول مبارک پیتا۔	6
37	ان ام ايمن شربت بول النبي ﷺ.	
	حضور ﷺ کے بال مبارک کی قیمت ساری خدائی ہے۔	7
37	لان تكون عندي شعرة منه احب الي من الدنيا وما فيها.	
	حضرت خالد بن ولید رحمہ اللہ کا حضور ﷺ سے درنا ٹکنا۔	8
	ويستنصر ببركته	
	حضور ﷺ کے بال مبارک کا طہارت رکھنا۔	9
	ولما خلق راسه كان ابو طلحة اول من اخذ من شعره	
	فيه التبرك بشعر النبي صلى الله عليه وسلم.	
	امام غزالی کا رد علیہ	10

عمده القاری

جلد نمبر 3

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- 78 هل كان خاتم النبوة بعد ميلاده.
امام بخاری کا مہر نبوت پر کلام۔ 20
- الحكمة في الخاتم على وجه الاعتبار ان قلبه عليه الصلاة
والسلام ملئ حكمة و ايماناً. 79
- امام اعظم کا مذہب کہ حضور ﷺ کے فضائل پاک ہیں۔ 21
- ابو حنیفہ ہنکو هذا ويقول بطهارة بولہ
بے وضو میرے حضور ﷺ کی تاقہ مبارک نہ پکڑی۔ 79
- فكرت ان ارحل ناقة رسول الله ﷺ وانا جنب. 83
- عیسائیوں کے برتن استعمال کرنا منع ہے۔ 23
- ولكن بكونه استعمال او انهم و لياهم سواء فيه اهل الكتاب. 84
- انماء، جنوں اور لوم میں فرق ہوتا ہے 24
- اغشاء والفرق بينه وبين الجنون والنوم. 86
- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی ڈالا۔ 25
- وعب على فن وضولة. 87
- حضور ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے ہر بیماری دور ہوگئی۔ 26
- فيه دليل على ان بركة يد رسول الله تزيل كل علة. 87
- حضور ﷺ کا پانی کو زیادہ فرماتا۔ 27
- ان يبسط فيه كفاه فوضا القوم كلهم. 88
- حضور ﷺ کا پانی کو تبرک بنانا۔ 28
- دعا بقدر فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه. 89
- سات کا عدد برکت والا ہے۔ 29
- ما الحكمة في تعيين العدد بالسبعة التبرك و بركة. 92
- حضور ﷺ کی انگلی مبارک سے پانی کا ٹکنا۔ 30

- والداوى اذا عمل بخلاف روايته او الفنى بخلافها لا يفتى
حجة 41
- امام بخاری کے مذہب کے مطابق کئے کا پیشاب پاک ہے۔ 11
- احتج به البخارى على لثارة بول الكلب 44
- اخرج البخارى هذا الحديث يستدل به المذهب في طهارة
سؤر الكلب. 45
- تہمت سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔ 12
- من صحك في الصلاة فلهقه فليعد الوضوء والصلاة. 48
- امام اعظم تابعی ہیں۔ 13
- وهو آخر من مات من الصحابة بالكوفة سنة سبع وثمانين. 52
- وضو میں بدلنے کا مسئلہ۔ 14
- فيه دليل على جواز الاستعانة في الوضوء. 60
- علم كل كاشفوت۔ 15
- ما من شيء كنت لم اراه الاقد رايته في مقامى هذا. 66
- صحابہ کرام کا حضور پر نور ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو تبرک
استعمال کرنا۔ 16
- فأتى بوضوء فوضا فجعل الناس ياخذون من فضل وضوئه
فيتمسحون به. 74
- آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز 17
- فيه الدلالة على جواز التبرك بأثار الصالحين. 75
- امام بخاری کا مشق مبارک۔ 18
- قلت هذا في حق النبي ﷺ لان لعابه اطيب من المسك. 75
- مہر نبوت پر کلام۔ 19

- 39 قبروں پر قرآن پڑھنا مستحب ہے۔
 118 فیہ دلیل علی استحباب تلاوة القرآن علی القبور۔
 40 ایصال ثواب حق ہے۔
 118 مر بین المقابر فقر الیٰ هو اللہ احد حد عشرة مرة۔
 41 ایصال ثواب پر دلائل مبہوتہ۔
 119 ولكن اجمع العلماء علی ان الدعاء ینفهم ویصلهم ثوابہ۔
 42 صدقات و خیرات کا ثواب پہنچاتا ہے۔
 119 هل ینال ثواب الصوم او الصدقة او العقی حق۔
 43 مسجد میں سونا کیسا ہے۔
 127 واما النوم فیہ فقد نص الشافعی فی الام انه یجوز۔
 44 بچے کے بول کے بارے میں تین مذہب ہیں۔
 130 وکیفۃ طہارۃ بول الصبی والجاریۃ علی ثلاثۃ مذاہبہ۔
 45 ولادت کے بعد بچوں کو تھمرا بزرگوں کے پاس لیکر جانا۔
 131 وفیہا استحباب حمل الاطفال الی اهل الفضل للبرک۔
 46 بول کھڑے ہو کر کرنے کا مسئلہ۔
 135 وقد اختلف العلماء فی هذا۔
 47 حضرت یعقوب علیہ السلام کا اسرائیل ؑ کی مہر تیسرے۔
 138 فان قلت ما وجه تلقیب یعقوب بن سحاق
 48 بزرگوں سے دعا کروانا طریقہ ہے۔
 138 ودعائه بان اللہ یجعل فی ذریئہ الانبیاء۔
 49 منی کے پاک ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ
 145 اختلف فیہ
 50 واقدی کو معتبر نہ ماننے والوں کا رد۔

- و یتفاد من هذا بلاغۃ مجزۃ ﷺ وهو ابلغ من تفجیر
 94 الماء من الحجر لموسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام۔
 31 آدمی کا نام قرآن رکھنا جائز ہے۔
 94 کنا نسعی مسعرا المصحف لصدقه۔
 32 موزوں پر سحر کرنا شعار اہلسنت ہے۔
 شیخین کریمین کو افضل ماننا شعار اہلسنت ہے۔
 راہ ابو حنیفہ من شرائط اهل السنة والجماعة فقال نحن
 نفضل الشیخین و نحب الختین و نرى المسح علی الخفین۔
 97 نیند سے حضور ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا۔
 33 فاما سیدنا رسول اللہ ﷺ فمن خصائصہ انه لا ینقع
 وضوہ بالنوم مضطجعا ولا غیر مضطجعا۔
 110 گناہ کبیرہ کی تعریف کیا ہے اور یہ کتنے ہیں؟
 34 اجنبوا السبع الموبقات الکبائر تسع۔
 114 متحققین اہلسنت کا مذہب ہر شے میں حیاتی ہے۔ اور ان میں شئی الا
 یسبح بحمدہ علی عمومہ پر ہے۔
 وان من شیء حی ثم حیۃ کل شیء بحسبہ۔
 117 قبروں پر قرآن پڑھنا مستحب ہے۔
 36 واستحب العلماء قراءۃ القرآن عند القبر۔
 117 حضور ﷺ کے آثار مبارک میں تھم کر ہے۔
 37 ذلک من ناحیۃ التبرک بالتر النبی علیہ الصلاۃ والسلام۔
 117 جسم اور روح دونوں کو عذاب ہوتا ہے۔
 38 ثم المعبذ عند اهل السنة الجسد بعینہ او بعصنہ بعد
 اعادۃ الروح الی جسدہ۔
 118

- 171 76
اللهم عليك بابي جهل و عليك بعنة ابن ربيعة و شبة
بن ربيعة و الوليد بن عتبة و امية بن خلف و عقبة بن ابی
معیط و عمار و امية بن خلف
61 تبرکات نبوی اور صحابہ کا غسل۔
وما تنعم النبی نعمة الا ولعت فی کف رجل منهم فذلک
176 بها وجهه و جلده۔
62 تبرکات نبوی کے بارے میں امام عینی کا مذہب۔
اصابصاق النبی ﷺ فهو الطيب من کل طيب و الطهر من
کل طاهر و ان البزاق طاهر اذا كان من فم طاهر۔
177 تبرکات نبوی ﷺ سے برکت حاصل کرنا۔
63 و من الاستباط من هذا الحديث التبرک بتراق النبی ﷺ
178 تو قهر الله تعظيما۔
64 نبی سے وضو کرنے کا مسئلہ۔
179 و اما الوضوء بالنبيذ جائز۔
65 نبی سے غسل کا مسئلہ۔
180 اختلف المشايخ فی جواز الاغتسال۔
66 بڑوں کا ادب کرو۔
فیه تقديم حق الاکابر من جماعة الحضور و تربيته علی
187 من هو اصغر منه۔
67 وضو کے بعد رو بال استعمال کرنا کیسا ہے؟
194 و فیها کراهة التشیف بالمندیل۔
68 و اؤ جمع کے لئے آتا ہے۔
194 ان الواز للجمع۔

- 154 قال بعضهم الوالدی لا یحتج به اذا الفرد
حضور ﷺ نے بول پینے کی اجازت فرمائی۔ 51
155 لانه عرف من طریق الوحی فانه شفاء هم فیہ۔
52 قاعدہ کلیہ۔ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔
155 ان یکون حجة اولاً یکون حجة سقط الاحتجاج۔
53 مرد کو پانی پانا حرام ہے۔
156 ليس له ان يسقيه المړلد۔
54 تبرک شے کو چوسنا جائز ہے۔
اذا ادر کتکم الصلاة و التمس فی مراح الغنم فصلوا فیها فانها
سکينة و بركة۔
157 قاعدہ کلیہ۔ 55
و الجرح المبهم غیر مقبول عند الحدائق من الاصولین۔ 161
56 گھی میں چوما کر جائے تو پاک کرنے کا طریقہ۔
162 و اما العسل و اللبن و نحوها اذا مات فیها الفارة۔
57 لعن الآخرون السابقون کا معنی۔
ان هذه الامة آخر من یلدن من الامم و اول من یمخرج منها۔ 167
58 تذر کا ضبط۔
و القلر یفتح الدال المعجمة۔ 170
59 مکانات تبرک میں دعا کا قبول ہونا حق ہے۔
ان الدعوة فی ذلک البلد مستجابة۔ 171
60 حضور ﷺ نے سات کافروں کے لئے دعا کی اور وہ برباد ہوئے۔

- 229 ففر الحجر بثوبه فخرج موسى في الره.
81 وہ پتھر کو نسا تھا؟
- الحجر الذي وضع موسى لوبه عليه هو الذي كاحمله معه
231 في الاسفار فبطربه قيطعجر منه الماء.
82 حضرت الیہ علیہ السلام پر سونے کی بارش ہوتا۔
231 فخرج عليه الجراد من ذهب.
83 حضرت الیہ علیہ السلام سرکار لوط علیہ السلام کے دو چتے تھے۔
231 وامه بنت لوط عليه السلام.
84 مکانات حبر کہ حق ہیں۔ قدیم سے ان کی برکتیں حاصل کرنا چلا آ رہا ہے۔
- 232 وهي قرية من نوى عليه مشهد وهناك قدم في حجر.
85 لفظ بلی اور نعم میں فرق۔
- 232 لان ہی مختصة بايجاب النفي ونعم مقرر ولما سبقها.
86 قائمہ کلیہ۔
- 232 لان النكرة في سياق النفي تفيد العموم.
87 اولیاء کاملین کے ذکر سے برکات نازل ہوتی ہیں۔
- 233 قال احمد يستنزل به كره القطر
88 جو نیک عمل کرنے کا عادی ہو اس کی شہادت قبول نہیں۔
- اتلقى الة الفعوى كما نقله ابن بطال على ان من دخل الحمام
234 بغير مئزراله تسقط شهادته بذلك.
89 بزرگوں کے پاس بے وضومت بیٹھو، صحابہ کرام کا ادب رسالت بحالانا۔
- 237 كنت جنباً فكروهت ان اجالسك والا على غير طحارة.
90 مسلمان کی عزت زندہ رہنے سے یا مرنے سے ایک ہی رہتی ہے۔

- 69 كان استمرار کے لئے آتا ہے۔
- 203 كان تدل على الاستمرار.
70 لفظ كان استمرار کے لئے آتا ہے۔
- 206 لان هذه اللفظة تدل على الاستمرار والدوام.
71 ایک واؤ استخارہ ہوتی ہے۔
- 207 ان هذه الواو تسمى واو الاستفتاح يستفتح بها كلامه.
72 حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کا تذکرہ۔
- 216 انه اجتمع عنده احدى عشرة امرأة بالتزويج.
73 حضور ﷺ چار ہزار مردوں کی قوت کے حامل تھے۔
- 217 فاذا ضربنا اربعين في مائة صارت اربعة آلاف.
74 انسان کو ہش کیوں کہتے ہیں۔
- 221 اى ظاهر جلده والمراد به ماتحت الشعر.
75 کاف مقارنہ بھی ہوتا ہے۔
- 223 هذه الكاف تسمى بكاف المقارنة.
76 حالت جب میں تکبیر کرو ادنیٰ اس کا جواب۔
- 224 انه جنب قبل ان يكبر وقبل ان يدخل في الصلاة.
77 حضور ﷺ کی شان مبارک۔
- 225 انه خاص بالنبي ﷺ.
78 تکبیر میں کب کفر ہو؟
- 225 وقد اختلف العلماء من السلف متى تقوم الناس الى الصلاة.
79 حضرت یعقوب علیہ السلام بارہ بیٹوں کے نام مبارک۔
- 230 وكان بنو يعقوب اثني عشر رجلاً.
80 موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ پتھر کا پڑنا۔

- 101 رزق کا لغوی معنی
الرزق کلام العرب الحظ.
102 خارجہ کے چہ فرتے ہیں۔
300 وکبار فرقی الحروية سعة.
103 اهل اللہ کی مجلس میں حاضری دینا لازمی ہے۔
305 ولكن ممن يدعو او يومن وجاء بركة المشهد الكريم.
104 قاعدہ کلیہ زمانہ کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔
305 اليوم الفتوى على المنع مطلقا ولا سيما في الديار المصرية.

- والله طاهر سواء كان جنبا او محدثا جنبا او ميتا وكذا سورة
عرفه ولعابه ودمعه.
239 انسان کے سینے کا حکم کیا ہے؟
91 ان عرق الجنب طاهر.
239 میت کو غسل دینے کی وجہ؟
92 فقیل انما وجب لحدث يحمله باسترخاء لمفاصل لا لنجاسته.
240 بزرگان دین کا ادب کرو۔
93 فيه استصحاب احترام اهل الفضل
240 اول جیف حضرت حوا علیہا السلام سے شروع ہوئی۔
94 ان ابتداء الحيض كان على حوا بعد ان ابطت من الجنة.
256 حالت جیف میں دلی کرنے کا حکم۔
95 ان مباشرة الحائض على السام
266 صدقہ طراب کو دور کرتا ہے۔
96 قال يا معشر النساء تصدقن فاني اريتكن اكثر اهل النار.
269 عقل کی تعریف۔
97 العقل جوهر خلقه الله في الدماغ.
271 صدقہ طراب کو دور کرتا ہے اور گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔
98 ان الصدقة تدفع العذاب والها تكفر الذنوب.
273 امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ جنہی قرآن پڑھ سکتا ہے جبکہ جمہور ائمہ کے
99 خلاف مذہب ہے۔
275 واستدل بها على جواز قراءة الجنب القرآن
100 غیر اللہ کا تصرف حق ہے۔
293 ولکلام الملك و تعرفه اوقات

صفحہ

نمبر شمار

1. شان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔
- 8 کنا جلو ساً عند عمر رضی اللہ عنہ۔
2. حضور فاروق اعظم کا جو وقتوں کے آگے دروازہ ہے۔
- آپ کے وصال کے بعد وقتوں کا دروازہ کھل جائے گا۔
- 10 ان الحائل بین الفتنة والا سلام عمر وهو الباب۔۔۔
3. آخری وقت کے افضل ہونے کی دلیل۔
- 12 ان اتتویر بصلاۃ الفجر افضل وان تأخیر العصر افضل
4. ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا ثبوت۔
- 19 اذا شئت الحرفا ہر دواہا لصلاۃ۔۔
5. نماز ظہر کے شہر آ کر کے پڑھنے کا مسئلہ۔
- 21 اختلاف الفقہاء فی الابراد الصلاۃ۔
6. (۱) دوزخ کا حکایت کرنا حقیقت پر محمول ہے۔
- 23 اشکت النارہ شکوی النار الی ربہا۔
- (۲) حضور ﷺ کے کلام مبارک کو حقیقت پر محمول کرنا ہی اولیٰ ہے۔
- 23 لا یحتاج الی تا ولیہ۔
- (۳) دوزخ کا حضور ﷺ سے کلام کرنا۔
- انا النار تعاطب سیدنا محمد لرسول اللہ ﷺ
- (۴) جنت و دوزخ کا دور سے متعلق ہے۔

عمدة القاری

جلد نمبر 5

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- ولاہل السنة ما ذکرناه من الاحادیث الصحیہ۔ 43
- (۳) خارجیہ معتزلہ کے عقلی دلائل۔
- ان عدم الوقوع لا يستلزم عدم الحواز۔ 43
- حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔ 15
- یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل۔ 44
- ملائکۃ کالج اور عصر کے وقت آتا۔ 16
- واما الملائکۃ فعندنا کثر الصما دہم۔ 44
- (۱) عصر صبح کو آنے والے فرشتے کرنا کاتین کے علاوہ ہیں۔ 17
- والظاهر انہم غیر ہمالانہ قد جاء فی بعض الاحادیث۔ 45
- (۲) کرنا کاتین کا آدمی کے مرنے کے بعد اسکی قبر پر قیامت تک رہنا ایصال ثواب پر دلیل ہے (عرس۔ زیارت قبور قبر پر ذکر کرنا ثابت ہے۔
- اذا مات العبد جنس کاتباء عند قبرہ۔ 45
- (۳) عصر اور فجر میں ملائکہ کے آنے کی حکمت
- شہور معہم الصلاۃ فی الجماعۃ۔ 45
- (۴) صبح اور عصر میں فرشتے ہا جماعت نماز پڑھتے ہیں۔
- اللفظ یحتمل بالجماعۃ وغیرہم۔ 45
- اللہ تعالیٰ کے سوال کرنے کی حکمت 18
- الحکمۃ فیہ استدعاء شہادۃ لنبی آدم بالعبادۃ۔ 46
- انہما کرام اور اولیا کرام کی محبت تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہے۔ 19
- وفیہ الاہذان بان الملائکۃ تحب هذه الامۃ۔ 46

- وہو یزل علی ان النزل تفہم و تعقل و مرجعہ انہ لیس سنی اسمع من السنۃ والنزل 23
7. دنیا کی آگ ستر مرتبہ پانی میں ڈال کر دنیا میں لائی گئی ہے۔
- ضربت بالہاء سبعین مرۃ۔ 24
8. حضور ﷺ کا علم کل کا ثبوت۔
- ان یقول سلونی۔ 26
9. سلونی کے ذریعے حضور ﷺ نے منافقین کو جواب دیا۔
- ہو سلونی لا نہ بلغہ ان قوم من المنافقین۔ 27
10. نماز جمع کر کے پڑھنے کا مسئلہ
- وقد اختلف الناس فی جواز الجمع بین الصلاتین 31
11. امام بیہقی کی تحقیق اور امام نووی کا رد (نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ)
- واحسن التاویلات فی هذا۔ 31
12. ظہر کا دو مثل تک ہونا۔
- صلی بی العصر حین کان ظلم مثله 33
13. حضور ﷺ کا عصر کی نماز پڑھنا کبیر فرمانے کی وجہ۔
- ان یکون تخصیص العصر لکونہ جوابا بالاسائل۔ 38
14. (۱) روایت باری تعالیٰ مومنین کیلئے جنت میں حق ہے۔
- انکم سترون ربکم کما ترون هذا۔ 43, 42
- (۲) روایت کے مگرین خارجی معتزلہ مرجحہ ہیں۔
- منع من ذالک المتعزلۃ والحواجز و بعض المرجحۃ۔ 43
- (۳) روایت باری تعالیٰ پر اہلسنت کے دلائل۔

30. حضرت خالد بن الولید کا عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے والے کو ہارنا۔
وكان خالد بن الوليد يضرب الناس على الصلاة بعد العصر - 77
31. عصر کے بعد نماز پڑھنے کا جو احادیث سے لکھا ہے اور اس کا جواب۔
نم یکن رسول الله يدعهما سرا و علانية ركعتان - 78
32. شام سے پہلے دو نفل پڑھنا منع ہے۔
اول الامر قبل النهي - 78
33. عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کے جوابات
اجيب عنه بان النهي كان في صلاة لا سب لها و - 86
34. حدیث قطبی اور قولی کا جب تعارض آجائے تو قولی کو ترجیح ہوگی۔
ان النهي قول و صلاته فعل --- 86
35. روح کے متعلق کلام۔
الارواح جمع روح بذكر ويوث وهو جو هر لطيف نوراني - 88
36. کرامات حق ہیں۔
وفيه اثبات كرامات الاولياء وهو مذهب اهل السنة - 101
37. اذان کی شریعت۔
اذان المندى نبادى - 106, 102
38. حضور صاحب امر اذان نمی ہیں۔
لان اطلاق مثله ينصرف عن فاعلي صاحب الامر والنهي - 103
39. اذان فرض ہے یا واجب الکی تحقیق۔
ان الشفع واجب ليقع الاذان - 104

20. امام نووی کا تاخیر فجر پر اعتراض اور امام بخاری کا جواب
قال النووي قال ابو حنيفة يطل صلاة الصبح بطلوع الشمس - 48
21. احناف پر تاخیر فجر کے اعتراض پر جواب۔
واما الحوابعن الحديث المذكورة - 48
22. اشیاء میں اصل اباحت ہے (قاعدہ کلیہ)
لان الاصل في الاشياء اباحة - 49
23. حضور کو قیام قیامت کا علم ہے۔
انما بقاء كم فيما سلف قبلكم من الاصم - 50
24. جن احادیث میں شائیں بیان کی گئی ہیں ان کا تعلق احکام شرعیہ سے نہیں ہوتا۔
بان الاحكام لا تتعلق بالا حاديات التي تلي لضرب الامثال - 51
25. عصر کا وقت روشنی ہونے پر احناف کی دلیل اول۔
لا يصح الاعلى مذهب الحنفية - 52
26. حضور ﷺ کو قیامت کا علم ہے۔
مثل المسلمين واليهود والنصارى كمثل رجل استاجر قوما - 53
27. حضور ﷺ کی حیات میں یہ جمہور محدثین کا مذہب ہے
حضور ﷺ حیات میں یہ جمہور محدثین کا مذہب ہے - 53
28. احتجاج بہ النعاری ومن قال بقوله على الموت المعطر۔
صبح کی نماز کے فرضوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو۔ - 62
29. لا صلاة بعد صلاة الصبح في طلوع الشمس۔
عصر کے بعد جو نماز پڑھا حضرت عمر اکوڑے لگاتے تھے۔ - 76
- وكان عمر يضرب على الركعتين بعد العصر - 77

49. ہر شے میں سنا ہے۔
113. وبصدقه کل رطب وبابس سمعه۔
50. اذان سے عذاب معاف ہو جاتا ہے۔
113. اذان فی قرته امنھا اللہ تعالیٰ من عذابه ذلک الیوم۔
51. ہر شے میں سنا حقیقہ ہے۔
114. فانہ لا یسمع مدی صوت المودن جن ولا انس۔
52. ہر شے حقیقہ سنی ہے یہ حق ہے۔
115. فیل المراد بہ کل ماسمع المودن من الحيوان۔
53. جناب بنی آدم کی آوازوں کو سنتے ہیں۔
115. وفيہ ان الجن یسمعون اصوات بنی آدم۔
54. وسیلہ کا معنی
122. الوسیلۃ وہی فی اللغة ما یقرب بہ الی المغیر۔
55. امت کا حضور سے وسیلہ کی دعا کر کے استعانت حاصل کرنا۔
123. والا استعانة بدعا له فی حوالہ۔
56. حضور کا مقام محمود پے فائز ہونا۔
123. وقیل اجلاسه علی العرش وقیل علی الكرسي۔
57. صف اول میں کھڑا ہونے کے فضائل۔
125. استنفر علیہ الصلاۃ والسلام للصف الاول ثلاث مرات۔
58. بعض مالکی جہول فرض بھی نہیں مانتے اور امام مالک سے روایت سنت ہونے کی ہے اس سے احتیاط لازمی ہوگی بلکہ فرض عین ہی رہی۔

40. غیر بنی کے خواب پر جب احکام شروع نہیں ہوتے
تو صحابی کے خواب پر اذان کیسے شروع ہو جاتی ہے۔
107. فی اثبات الاذان برویا عبد اللہ بن زید۔
41. آسمانوں کی آوازیں سنتا۔
107. والمحکمة فی تخصیص الاذان برویۃ الرجل ولم یکن یوصی۔
42. اذان میں ترجیح کا مسئلہ۔ ابو محمد زہری کی ترجیح والی حدیث کا جواب۔
108. ان ترک الترجیح لم یضرہ وحقہ الشافعی حدیث ابو محنور۔
43. حد اس قول ایوب لاسن قول النبی۔
109. هذا للفظ اعنی قوله الا الاقامة من قول ایوب۔
44. (۱) اذان کے فضائل (۲) امام یعنی کے مطابق اذان کی شن۔
(۳) اذان سے بھاگتا ہے قرآن سے کیوں نہیں بھاگتا۔
111. هذا تمثیل لحال الشیطان عند هرو به من سماع الاذان۔
45. ہر شے میں حقیقت زندگی ہے (سبح کا مل)
112. انما یہرب من الاذان حتی لا یشہد بما سمعه۔
46. شیطان 36 میل تک بھاگ جاتا ہے۔
112. وحاء ستة وثلاثون ميلا۔
47. تنویب کا معنی۔
112. معنی التنویب فی الاصل الاعلام بالشیء۔
48. موزن کے فضائل۔
113. کذلک المودن له اجر عظیم۔

68. انسان ملائکہ سے افضل ہیں۔
 167. منہ الدلالة على تفضيل صالحى الناس على الملائكة۔
 69. شہد کی پانچ اقسام ہیں۔
 170. الشهداء خمس المظنون والمطون والغريق۔
 70. شہید کے معنی۔
 171. لشهداء جمع شہد سمي به لان الملائكة يشهدون موته فكان صهوبا۔
 71. شہید کا نماز جنازہ نہ پڑھو۔
 172. قال مالك والشافعي واسحق لا يصلى عليه۔
 72. مسجد جامع کا زیادہ ثواب جمعہ کے دن ہوتا ہے۔
 174. انما فضل المسجد الجامع بالجمعة۔
 73. وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت۔
 174. اذا كان امام القريب مبتدعا ولو لحاقا في القراءة۔
 74. امام عادل کو مقدم کرنے کی وجوہات۔
 178. قدم الامام العادل في ذكر السبعة كترق مصلحة۔
 75. صدرہ کی فضیلت۔
 180. ان الملائكة مقلت يارب هل من خلقك سني۔
 76. صحیح کی جماعت ہمدی ہو تو فجر کی سنت پڑھنے یا نہ پڑھنے اس مسئلہ پر تحقیق۔
 184. اختلف العلماء فيمن دخل المسجد لصلاة الصبح۔
 77. جو فجر کی سنتیں پڑھنے کے قائل ہیں ان کے دلائل۔
 185. واستدل من احاز ذلك۔

128. بعض الملكية حيث قال ان الجمعة ليست بفرض۔
 59. حضور کے تین موذن تھے۔
 130. كان الرسول الله ﷺ بثلاثة موذنين۔
 60. حضرت بلال کا رات کو اذان دینے کی وجہ۔
 130. الذي كان يوذن بالليل قبل دخول الوقت۔
 61. شام کے وقت دو نفل جماعت سے پہلے پڑھتا۔
 139. سل ابن عمر عن الركتين قبل المغرب۔
 62. حج کے فرضوں کے بعد نفل پڑھنے کی ممانعت۔
 141. ان رسول الله عرج علينا ونحن نصلی هذا الصلاة۔
 63. امامت اذان سے افضل ہے۔
 144. فيه حجة لا محابنا في تفضيل الامامة على الاذان۔
 64. امام بخاری کے نزدیک اذان کے وقت کان میں انگلیاں مت دو۔
 148. وكان ابن عمر لا يحمل اصبعيه في اذنيه۔
 65. امام کدو کو اس مسئلے سے رکعت ہو جاتی ہے تو ثابت ہوا کہ اگر فرض نہیں ہے۔
 152. وهو قول الجمهور انه يكون مدر كاتلك الركعة۔
 66. جیسی علی الصلاة پر کھڑے ہونا چاہیے۔
 154. وقال ابو حنيفة ومحمد بن مومون في نصف انقل حتى على الصلاة۔
 67. انبیاء کرام کا انسان بطور تفریح ہوتا ہے۔
 156. حوافظ النسيان على الانبياء في امر العبادة لتشريح۔

87. حضرت صدیق اکبر کے افضل الصحابہ ہونے کی دلیل۔
190. فیہ تقدیم ابی بکر و ترجیحہ علی جمیع الصحابة۔
88. حضور امام تھے یا حضرت صدیق اکبر امام تھے۔
191. هل كان النبي الامام ابو بكر الصديق۔
89. آخری نماز حضور نے حضرت صدیق اکبر کے پیچھے ادا فرمائی۔
191. فان الصلاة التي كان فيها النبي اماما۔
90. بزرگان دین کو برکت کیلئے گھروں میں بلانا اکبرین کا طریقہ ہے۔
193. فصل رسول الله في بيتي مكننا اتخذہ مصی۔
91. بزرگان دین کو گھروں میں بلانا۔
195. فیہ جواز اتخاذ الطعام لا ولی الفضل لستفید من عنہم۔
92. نماز کے وقت کھانا آجائے تو کھانا پہلے کھاؤ اور نماز بعد میں۔
197. كراهة الصلاة محضرة الطعام الذي يريد اكله۔
93. دو بھدوں کے درمیان جلوس کا حکم اور دوسری رکعت اٹھنے پر زمین پر لیٹ کر کھانا۔
201. اختلف العلماء فی هذه الحلسة۔
94. (۱) حضرت صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔ (۲) خلافت صدیق اکبر پر دلیل۔
- فیہ دلالة علی فضل ابی بکر۔ کان ابو بکر اعلمنا
- ومراجعة الشارع بانہ هو الذی یصلی ندل علی ترجیحہ
203. علی جمیع الصحابة وتفضیلہ۔
95. حضور کا سیدنا صدیق اکبر کو دینا سے خلیفہ بنا کر تشریف لے جانا۔
205. لان اشارته الیہ بالتقدیم امرلہ بالصلاة۔

80. حاکم بن عمار کہتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔

185. قال البيهقي هذه الزيادة لا صل لها۔
79. سنت فجر کی تاکید۔
185. ان رسول الله لم يكن على شئ من النوافل۔
80. حضور کا حضرت ابوبکر صدیق کا آخری عمر میں معنی کلام ہونے کی خلافت پر دلیل ہے۔
186. لما مرض رسول الله ﷺ مرضه الذي۔
81. آخری امامت کروانے کی روایات مبارکہ
187. ذكر اختلاف الروايات في هذه القصة۔
82. حضور کا آخری وقت میں حضرت صدیق اکبر کے پیچھے نماز پڑھنا۔
187. فلعاء حفل المسجد ذهب ابو بكر يحلس۔
83. حضور نے آخری وقت میں صرف دو نمازیں مسجد میں ادا فرمائیں
- ایک میں امام تھے اور ایک میں مقتدی۔
188. انه ﷺ في علة صلاتين في المسجد۔
84. حضرت فاروق اعظم کو حضور کا جماعت کروانے سے ہٹا دینا۔
188. مروا ابا بکر یصلی بالناس خرج عبدالله بن نرمة۔
85. حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے لگاؤ کی وجہ خلافت پر واضح دلیل ہے۔
189. انها علمت ان الناس علموا ان اباها يصلح لخلافة۔
86. حضرت صدیق اکبر کا حضرت عمر کو جماعت کروانے کیلئے کہنے کی وجہ۔
189. ان رسول الله ﷺ يامرک ان تصلي بالناس۔

105. شیعوں کی شکل موت کے وقت خنزیر اور گدھے کی طرح ہوجاتی ہے۔
ان جملة من الشيعة الذين يسبون لصحبة قد تحولت صورتهم لى
صورة حمار وخنزير عند موتهم۔ 224
106. قرآن سے پڑھ کر امامت کروانے کا مسئلہ۔
ظاہرہ بدل علی جواز القراءة من المصحف فى الصلاة۔ 225
107. غلام کی امامت کروانے کا مسئلہ۔
واما اقامة العبد فقد قتل اسحابنا نكره امانة العبد۔ 225
108. ولد الزنا کی امامت کا مسئلہ۔
واما امانة ولد الزنا فحائز عند الجمهور۔ 226
109. جاہل کی امامت کا مسئلہ۔
والا عراب سكان البادية من العرب۔ 226
110. وہابی صورتیں ہیں جن میں امام کی نماز باطل ہوتی ہے مگر سختی کی جائز ہوتی ہے۔
ان الامام اذا ظهر محدثا او حنبلا بعيدا موتم صلاة۔ 229
111. صحابہ کرام اور تابعین کا حکام ظالموں کے پیچھے نمازیں ادا کرنا۔
ان الحجاج لما اخر الصلاى بعرفة صلى ابن عمر رحله۔ 230
112. بدعت کی دو قسمیں حسنة اور سيرة اور بدعت کا معنی۔
وهى على قسمين بدعة ضلالة وبدعة حسنة۔ 230
113. حضرت عثمان کا بڑا دشمن عبدالرحمن بن عديس اور کنانہ بن غازی تھا۔
امام الفتوة عبدالمرحمن بن عديس۔ 231

95. ملاقات صدیق اکبر کی دلیل۔
ان ابا بکر كان خليفة فى الصلاة الى موته ﷺ 205
96. وہابیہ طغوت کی صراطِ مجیم کی عبارت کا جواب۔
فصلی ابا بکر فحاء رسول الله ﷺ۔ 208
97. حضور کی بارگاہ میں اپنے آپ کو تفریک کر کے پیش کرو۔
وتمنم بقل ابو بکر ملى او مالا ابى بکر تحقير النفسه۔ 210
98. حضور کے ساتھ کلام کرنے سے نماز نہیں ٹوٹی۔
لان ذلك من خصائص النبى ﷺ۔ 210
99. سیدنا صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔
فيه فضل ابى بکر على جميع الصحابة۔ 211
100. سیدنا صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔
فيه تقديم الاصلح والافضل۔ 211
101. بزرگان دین کو برکت کیلئے گھروں میں بلانا جائز ہے۔
استاذن النبى صلى الله عليه وسلم فاذا نزل له۔ 213
102. امام شیخا ہوا اور مقتدی کفر سے ہوں اس مسئلہ کی تحقیق۔
فيه دليل على صحة امانة القاعد للقائم۔ 216
103. امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا شتر۔
ملبا من الذى يرفع راسه قبل الامام۔ 223
104. پہلے سر اٹھانے پر وعیدیں۔
ملين الذى يرفع راسه فى صلاة ان يحول له صورة فى صورة لحمل۔ 223

123. امام اور مقتدیوں میں کوئی شے حاجب ہو تو کیا حکم ہے۔
262. ولكن مافی الباب يدل على ان ذلك جائز۔
124. نوافل کی جماعت جائز ہے۔
264. وفيه جواز الثالثة في جماعة۔
125. تراویح کی تیس رکعت ہیں۔
267. ثم انها عشرون ركعة۔
126. تکبیر تحریر کا مسئلہ۔
268. واختلف العلماء في تكبير الاحرام۔
127. رفع یدین کی بحث۔
272. فيه رفع الیدین عند تكبير الركوع۔
128. عدم رفع کے قائلین۔
272. عندنا ہی حنیفة واصحابہ لا يرفع یدیه الا في تكبير الاولى۔
129. عدم رفع کے دلائل۔
273. كان النبي اذا كبر الافتتاح الصلاة۔
130. رفع یدین منسوخ ہے اس کی دلیل۔
273. والذي يحتاج به الخصم من الرفع۔
131. رفع یدین کی حدیث کے جواب اور ابن عمر کی حدیث کا جواب۔
273. ملوایت ابن عمر يرفع یدیه الا في اول۔
132. ابو حمید سہری کی حدیث کا جواب۔
273. ان ابدالوا ذلنا بغيره من وجوه كثيرة۔

114. خارجی کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے۔
231. وصلاة الخارجی غیر صحیحہ۔
115. جو کیلئے سلطان یا امکا نائب ہونا شرط ہے۔
232. وانه امام عادل۔
116. وایہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔
232. لا یفسد خلف احد من اهل الاهواء۔
117. حضرت معاذ کا دوبارہ جماعت کروانے کے جوابات۔
- فی هذا روای من زعم ان السراة ان الصلاة التي كان يصليها مع النبي غير الصلاة التي كان يصليها بفوجہ۔
236. مقتدی فرض نماز میں پڑھنے والے کے پیچھے پڑھتا ہے یا نہیں اس مسئلہ کی تحقیق۔
118. استدل لشعبي بهذا الحديث عی معة فداء لمفترض بالمستقل۔
239. امام طحاوی کے جوابات۔
119. لاحاجة فيها لانها لم تكن بامر النبي ولا تقريره۔
239. انی ارکم ظہری ظاہر پر محمول ہے۔
120. هذا تاویل لا حاجة اليه بل حمل ذلك على ظاهره۔
254. روایت میرے حضور کی بفضل ایزدی سے ہے۔
121. ولا یزیم رویتنا تلك الحاسة۔
255. جو صف میں آگیا نماز پڑھے اس کا کیا حکم ہے۔
122. اختلف اهل العلم فیمین صلی خلف الصف وحده۔
- 261.

143. پانچواں مقام ہاتھ باندھنے کی حکمت ہے۔
 279 فی الحکمۃ فی الوضع علی الصدر او اسرۃ۔
 144. بسم اللہ شریف آہستہ پڑھو۔
 281 ہذا ظاہر فی عدم الجہر بالنسۃ۔
 145. بسم اللہ آہستہ پڑھے یا نہ۔ یہ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں۔
 282 ان ہذا الحدیث رواہ عن انس۔
 146. بسم اللہ شریف آہستہ پڑھنے کی روایات۔
 282 لم یکن رسول اللہ ولا ابناکرو عمر یجہرون بسم اللہ۔
 147. اس حدیث کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر۔
 283 فی اختلاف الفاظ ہذا الحدیث۔
 148. بسم اللہ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں (تیسری وجہ)۔
 284 احتج بہ ملک واصحابہ علی ترک التسمیۃ فی ابتداء الفتحہ۔
 149. (چوتھی وجہ) بسم اللہ آہستہ پڑھے یا اونچی آواز سے۔
 284 فی انها یجہرون بہا لم لا۔
 150. جن احادیث میں بسم اللہ آواز بلند پڑھنا آیا ہے۔ اگلے جوابات۔
 285 واما حدیث ابی ہریرۃ فرواۃ النسائی فی سنۃ۔
 151. حدیث ابن عباس کا جواب۔
 287 واما حدیث ابن عباس ماعرجہ البیہقی فی سنۃ۔
 152. حکم بن عیسیٰ کی حدیث کا جواب۔
 289 واما حدیث الحکم بن عمر فاعرجہ دار القطنی۔

133. حضرت ابی ہریرہ کا جواب۔
 273 فط ان حجاج الخصم بحديث ابی ہریرہ۔
 134. حدیث وائل بن حجر کے جوابات۔
 274 فان احتج الخصم بحديث وائل بن حجر۔
 135. حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث مبارکہ اور اس کی ترجیح کی وجہ۔
 274 اخرجه ابو داؤد والنسائی فحواہ۔
 136. حدیث علی کا جواب۔
 274 فان احتج الخصم بالحديث بحديث علی۔
 137. دو روایتوں سے نئے وقت بھی رفع کرے۔
 276 واذا قام من الركعتین رفع يديه۔
 138. ہاتھ نماز میں کہاں باندھے۔
 278 ان الکلام فی وضع اليد علی اليد فی الصلاة علی وجہ۔
 139. پہلا مقام لمس وضع میں ہے۔
 279 فی اصل الوضع فنحننا يضع وہ۔
 140. دوسرا مقام صفت وضع میں ہے۔
 279 فی صفة الوضع عندنا۔
 141. تیسرا مقام ہاتھ کہاں باندھے۔
 279 فی مکان الوضع عندنا۔
 142. چوتھا مقام ہاتھ باندھنے کا وقت کونسا ہے۔
 279 وقت وضع الیدین و الاصل فیہ۔

162. صلاة کسوف کا طریقہ کیا ہے؟
 300 وہی کھینچنے والے عیناً بغیر اذان و الإقامة۔
 163. اختلاف کے دلائل۔
 302 واحی بنا احتجوا فیما ذهبوا الیه۔
 164. نماز کسوف میں قراۃ کرے یا نہ کرے۔
 302 فی صفة القراءة فیما فمذهب ابی حنفیة۔
 165. نماز کسوف میں جماعت کرائے یا نہ کرائے۔
 303 فی صلاة کسوف القمر قال اصحابنا لیس فی خوف القمر۔

153. حدیث جابر کا جواب۔
 289 واما حدیث جابر فانخرجہ الحاکم فی الاکلیل۔
 154. احادیث جبر کی کل احادیث ضعیفہ ہیں۔
 290 واحادیث الجھر وان کثرت رواتها فکلها ضعیفة۔
 155. امام بخاری کو امام عظیم سے خاص تعصب ہے تعصب کے باوجود بسم اللہ جبر پر سننے کی حدیث نہیں لائے۔
 290 وهذا لبعاری مع شدة لتعصب۔
 156. امام ابو داؤد و ترمذی، ابن ماجہ کا حال دیکھو۔
 290 هذا ابو داود والترمذی والنسائی وابن حبان۔
 157. احادیث جبر مقدم ہیں اسکا جواب۔
 290 احادیث الجھر تقدم علی احادیث الافقاء و باشاء۔
 158. خارجی کش حدیث۔
 291 کان رسول الله یحجر بسم الله الرحمن الرحیم۔
 159. بسم اللہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں (پانچویں وجہ)
 291 فی کونها من القرآن ام لا و فی انها من الفاتحة ام لا۔
 160. نماز میں شروع سے کیا پڑھے۔ سبحانک اللہم یا کجھ اور۔
 294 هذا الباب دلیل علی انه یری الاستفتاح بهذا۔
 161. لمی کی ہدو سے دوزخ میں جانا۔
 297 قال تعد شها مرة قلت ملشان هذا۔

صفحہ

نمبر شمار

1. قرأت خلف الامام مت کرو۔
11. لا یقرأ المومنین شیئا من القرآن ولا یلقی حه الكتاب فی شی من الصلوات
2. دلائل عدم قرات قارئ اما تیسر من القرآن۔
11. لا صلوة حدیث مشہور اور اس کا جواب۔
- لنی بمنی نمی کہتے ہیں۔ لا صلوة بمعنی لا تصلوا۔
12. دلیل عدم قرات۔ قراء الامام قراء لہ۔
3. امام منی کا امام دار قطنی کو بے حیا فرمانا جو امام اعظم کو ضعیف فی الحدیث کہتے ہیں وہ بے حیا ہیں
12. لو تاذب دار قطنی واستحیی
4. قراء کونج کرنے والوں کی تعداد اسی 80 تک ہے۔ ان صحابہ کے نام جو قراء کونج کرتے تھے۔
13. کانوا ینہون عن القراءۃ خلف الامام
5. جو قراء کرے اسکے منہ میں مٹی بھر دو۔
13. ملی فواء تراہا۔
6. تنبیہ کی حدیث کا جواب
13. قولہ قراءۃ الامام قراء لہ۔
7. حدیث مسلم اور ابوداؤد کا جواب
14. من صلی صلاۃ لم یقرأ فیہا ہام القرآن فہی خداج کا جواب
8. قارئ اما تیسر پر اعتراض اور اس کا جواب
14. قوله تعالیٰ فاقرؤا اما تیسر.....

عمدہ القاری

جلد نمبر 6

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- 38 فی ابتداء خلق الجن
20. سورتوں اور آیات کی ترتیب توفیق ہے۔
- 41 ترتیب السور من ترتیب النبی ﷺ اور من اجتہاد المسلمین
21. گیارہ رکعت والی حدیث سے مراد تہجد ہے۔
- 45 وفيه دليل ان صلاح من الليل....
22. آمین قراءۃ میں داخل نہیں ہے۔
- 48 ان آمین ليس من القرآن
23. قراءۃ خلف الامام نہیں ہے۔
- 49 اذا امن الامام فامتنوا فانہ من والفق تامينہ الملائکہ غفرلہ
24. دور سے سننا حق ہے۔
- 47 اهل السماء امين نحفر له ما تقدم من ذنبه
25. آہستہ آمین کہنے سے دلائل۔
- 53-50 وهو قول ابی حنیفۃ والکوفیین واحد قولی مالک
26. فاتحہ فرض نہیں ہے۔
- 54 انه انتهى الى النبی ﷺ
27. حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی فضیلت
- 64 ابن مسعودؓ اسلم قديماً وهو صاحب نعل رسول الله ﷺ
28. فاتحہ فرض نہیں ہے۔
- 68 ثم اقرآ ما تيسر معك من القرآن
29. دعاء قنوت وتروں کے علاوہ جو آئی ہے وہ منسوخ ہے۔
- 73 وقال الترمذی وقال احمد واسحاق لا یقنت فی الفجر
30. ملائکہ کی نمازوں میں حاضری حق ہے

9. حدیث ابوداؤد کا جواب
- روی ابو داؤد امر النبی ﷺ ان انا دی انه لا صلوة الا
- بقراءة فاتحه الكتاب
- 14
10. امام بخاری کا آخری فیصلہ
- وهذه الحديث كلها لا تدل على فرضية قراءة الفاتحه
- 14
11. حدیث ابوداؤد کا دوسرا جواب
- فی حدیث ابوداؤد المذکور امره
- 14
12. لا صلاة كما عني۔
- قال سفيان لمن يصلي وحده
- 14
13. ابوداؤد کی حدیث کا جواب
- هذا لا يدل على الوجوب.
- 14
14. امام بخاری کا شافعیہ پر جواب ماسکت
- انما جعل الامام ليؤتم به.
- 15
15. ابن عجلان پر اعتراضات اور اسکے جواب
- انما هي من تخاليف ابن عجلان
- 15
16. امام مسلم کا فرمانا حدیث عدم قراءۃ صحیح ہے۔
- قال هو عندی صحيح
17. فاتحہ فرض نہیں ہے۔
- ثم القراء ما تيسر معك من القرآن
- 15
18. بارہ ہزار جنات کا حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دینا۔
- كانوا اثني عشر الفا.
- 37
19. جن کب پیدا کیے گئے۔

- 102 وقد اختلفوا في صفة الجلوس في الصلاة
41. تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت
- 105 ان هيئة الجلوس في الصلاة
42. سجدہ کو کیسے کرے ؟
- 108 ان التشهد الاول
43. حاضر و ناظر کا فیصلہ اور اسلام علیک لعالمین کا ذکر
- 111 ويحتمل ان يقال على طريقة اهل العرفان
44. تشہد عبداللہ بن مسعودؓ
- 111 عن ابن مسعود علمني رسول الله التشهد
45. تشہد عباسؓ
- 113 واما حديث ابن عباس
46. تشہد عبداللہ بن عمرؓ
- 113 واما حديث عبدالله بن عمر
47. تشہد عبداللہ بن زبیرؓ
- 113 واما حديث عبدالله بن زبیر
48. تشہد جابر بن عبداللہؓ
- 114 واما حديث جابر بن عبدالله
49. تشہد سیدنا امیر معاویہؓ
- 114 واما حديث معاوية
50. تشہد سمرہ بن جندبؓ
- 114 واما حديث سمرة بن جندب
51. تشہد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ترجیح کی وجوہات (تین وجوہات)

- 74 رایت بضمه وثلاثين ملكا.
31. ذکر ہاجر جائز ہے۔
- 76 وفيه دليل على جواز رفع الصوت بالذكر.
32. سجدے میں گھٹنے پہلے ہاتھ بعد میں۔
- 78 وضع الركبتين قبل اليمين الاولى.
33. میرے حضور ﷺ کا ہل مراٹ سے سب سے پہلے گزرتا اپنی امت کے ساتھ
- 82 فاكون اول من يجوز من الرسل بامته
34. حضور ﷺ کا قیامت کو رب سلم اتی فرمانا۔
- 82 اللهم سلم سلم
35. حضور ﷺ کے علوم غیبیہ
- 82 فيخرجونهم ويعرفونهم بأثار السجود
36. آخری جنتی جسکو گیارہ دنیا پر ابرجت ملیگی۔
- 82 وهو آخر اهل النار دخول الجنة.
37. بروز قیامت رویت باری تعالیٰ حق ہے معتزلہ کے دلائل مع جوابات
- 88 ان الله تعالى يصح ان يرى بمعنى انه ينكشف لعباده.
38. سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے جبکہ دہائی تقبیل رمل ویدا اور قبر کے چوسنے کو بھی
- 91,89 سجدہ کہتے ہیں
ان يسجد على سبعة اعضاء
- 90 سجدہ محض پیشانی پر اور تاک نہ لگانے پر حکم
واختلفوا في السجود على الانف
40. نماز میں بیٹھنے کی کیفیت

153. ہو جو ب غسل الجمعة.
63. عورتوں کا نمازوں میں حاضر ہونے کا حکم
154. فی خروج النساء الى المساجد
64. زمانے کے بدلنے سے رہا احکام بدل جاتے ہیں۔
- 158,156. لا يعاقب هذا الزمان لذیوع الفساد فی اهله
65. جموں کی فریضت کے دلائل۔
162. ثم فرضية الجمعة بالكتاب والسنة والجماع
66. ملائکہ کی جمعہ شریف میں حاضری حتی کہ جبریل کا بھی حاضر ہونا ثابت ہے۔ اس سے حضور کے حاضر ناظر کا ثبوت بھی ملتا ہے۔
- 171,170. فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر
67. مردوں کیلئے ریشم کا پہننا۔
179. اختلف الناس فی لباس الحریر
68. جمعہ گاؤں میں نہیں ہے۔ شہر کی تعریف۔
187. ان الجمعة تقام فی القرية
69. حنفیہ کے دلائل گاؤں میں جمعہ نہیں ہے۔ امام نووی کا اعتراض اور اس کا جواب۔
188. قال النووي حديث على ضعيف مطلق على ضعفه الجواب عن الاول
70. جمعہ کیلئے سلطان کا ہونا شرط ہے۔
191. السنة بان الذى يقيم الجمعة السلطان
71. شہر کی تعریف
194. قال القرية الجامعة قال ذات الجماعة والا مير
72. حضرت انس جموں کی بجائے ظہر پڑھتے تھے۔

114. فی ترجیح تشہد اہن مسعود
52. حضرت یحییٰ علیہ السلام کا نام کس کیوں؟
116. انما سمي مسيحاً لانه يمسح بيده الابروي
53. بخشش محض فضل و رحمت کے طور پر ہے
119. وفيه الاعتراف بان الله سبحانه هو المتفضل المعطى
54. ایصال ثواب حق ہے
120. السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
55. ذکر بالجہر بعد الصلوٰۃ سنت ہے
125. ان رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة
56. حضور ﷺ کی محبت کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتی
129. ان ادراك صحبة رسول الله لحظۃ تغير لا يوازيهما عمل
57. غنی شاکر اور فقیر صابر میں کون افضل ہے۔
131. فی التفضيل بين الغنى الشاكر و الفقير الصابر
58. ذکر بالجہر بعد الصلاۃ۔
134. فيه استحباب هذا الذكر عقب الصلوات
59. صحابہ کرام کا اللہ و رسول اللہ علم کہنا۔
134. قالوا الله ورسوله اعلم
60. امام کا فرض پڑھ کر جگہ تبدیل کر لے۔
139. ان الجمهور على ان الامام لا يتطوع فى مكانه
61. قبر پر دوبارہ جنازہ کرنا۔
152. فہ جواز الصلاۃ على القبر
62. جمعہ المبارک میں غسل کا حکم

- 216 اما شکرا و اما تبر کا۔
83. حضور ﷺ کا علم کلی۔
- 222 مامن شئی لم اکن اریته
84. قبر کا سوال جواب حق ہے۔
- 223 اذا قبر المیت
85. دور سے سننا حق ہے۔
- 224 ان المومن اذا وضع فی قبره۔
86. عمل صالح کا خوبصورت شکل بکر قبر میں میت کو بشارت دینا۔
- 224 وفيه يمثل له عمله في هيئة رجل حسن الوجه۔
87. حضور کا علم یا کیوں ہوتا۔
- 227 فان هذا الحي من الانصار يفلون ويكثر الناس
88. حضور ﷺ کو مانی اللہ کا علم حاصل ہوتا۔
- 228 وفيه الاخبار بالغيب لان انصار قتلوا و كثر الناس ۔
89. ملائکہ کا جمعہ کے وقت حاضر ہونا حق ہے۔
- 229 وقفت الملائكة على باب المسجد ۔
90. خطبہ کے وقت نماز کا نام سب کچھ منع ہے۔
- 230,234 اذا اخرج للخطبة۔
91. حدیث سلیم کے جوابات
- 232 الصلاک من زاک من ثلاثة اوجه۔
92. خطبہ کے وقت تحیہ السجہ کے لٹل ساقط ہو جاتے ہیں۔
- 234 ان الداخل والامام في الصلاة تسقط عنه التحية۔
93. حضور ﷺ سے مشکلات میں مدد مانگنا حق ہے۔

- 197 و كان السن في قصره احبانا۔
73. گاؤں والوں پر جمعہ نہیں ہے۔
- 199,198,197 كان الناس يفتابون يوم الجمعة۔
74. جمعہ کا وقت کون سا ہے۔
- 201 ان وقت الجمعة بعد زوال الشمس
75. نیچا اٹھنا یا کھڑے ہونا
- 206 لا تقوموا حتى تروني وعليكم السكينة
76. بدعت حسنا کا اجراء۔ سیدنا عثمان ذوالنورین کا دوسری اذان جمعہ شروع کروانا۔ فلما كان عثمان و كثر الناس زاد النداء۔
- 210 خطبہ کی اذان مسجد سے باہر دینا سنت ہے۔
77. کان یؤذن بین یدی رسول اللہ ﷺ
- 210 بدعت حسنا کا جواز
78. الاذان الاول يوم الجمعة بدعة حسنة
- 211 بدعت حسنا جاری کرنا سنت صحابہ ہے۔
79. اما الاذان الاول فنحن ابتدعناه لكثرة المسلمين
- 211 صحابہ کرام کا بدعت حسنا کو پسند فرماتا۔
80. ولكن ثالث باعتبار شرعية باجتهاد عثمان و موافقة سائر الصحابة له بالسكوت۔
- 211 حضور ﷺ کے منبر شریف کا تذکرہ۔
81. كان النبي ﷺ يصلی الى جلدع۔
- 215 برقی شے پر لٹل پڑنا سنت ہے۔
82. وفيه استحسان الافتتاح بالصلاة في كل شئی جدیداً

- 264 . وسمیت بالاخراب .
105 . اجتہاد کی دلیل
- 265 . فقیہ دلیل لمن بقول بالمفہوم .
106 . منرا میر کے سماع غنا کا مسئلہ اور اس کا بیان .
- 268, 271 . عند النبی ﷺ الاول الکلام فی الغناء .
107 . عیدیں
- 270 . عن النبی ﷺ قدم النبی ﷺ المدینة .
108 . عیدوں میں خوشی منانا شعائر اسلام میں سے ہے۔
- 271 . ان اظهار سرور فی الاعیادین شعائر الدین
109 . نماز عید سنت ہے یا واجب
- 273 . ان صلاة العید سنة .
110 . عید گاہ میں منبر سے پہلے کس نے بتایا۔
- 280 . وقد اختلف فی اول من فعل ذالک .
111 . اصلاۃ جامعہ کہتا عید وغیرہ میں جائز ہے۔
- 282 . الصلاة جامعة بنصب الاول .
112 . زمانے برکت والے ہوتے ہیں۔ زمانات متبرکہ
- 290 . وفيه تفصيل بعض الازمنة .
مکانات نجی برکت والے ہوتے ہیں۔ مکانات متبرکہ
- 291 . انه قال ما العمل فی ایام العشر الفضل من العمل فی هذه
113 . کعبیر تشریف کا مسئلہ اور اس کا بیان .
- 293 . وجوبه علی الاختلاف فی ایام التشریف
114 . زمانے برکت والے ہوتے ہیں

- 237 . قام اعرابی فقال يا رسول الله هلک المال .
94 . وقت خطبہ کلام حرام ہونے پر احادیث مبارکہ
- 240 . اذا قلت لصاحبک الفی یوم الجمعة .
95 . جمعہ شریف کے فضائل اور سائے مقبولہ۔
- 241 . فقال فیہ ساعة لا یوا فقها .
96 . السائے المبارک فی الجمعہ۔
- 242 . الاحادیث الواردة فی تعیین الساعة المذكورة
97 . امام بخاری کا کلام کہ ساعت میں کتنے اقوال ہیں اس پر چالیس اقوال ہیں
- 242 . الکلام هنا فی بیان الساعة المذكورة .
98 . جمعہ شریف کے بعد چھ سنتیں پڑھنا۔
- 249 . من کان منکم مصلیا بعد الجمعة .
99 . جمعہ المبارک کے بعد کتنی رکعت پڑھے۔
- 250 . اختلف العلماء فی الصلاة بعد الجمعة .
100 . صلاۃ خوف کب فرض ہوئی۔
- 255 . واختلف اهل السير فی ای سنة .
101 . صلاۃ چھ طرح منقول ہے۔
- 256 . صلاة الخوف عن النبی ﷺ وجوه كثيرة مذکور منها سنة اوجه .
102 . ان مقام کا بیان جہاں حضور نے صلاۃ خوف پڑھی۔
- 257 . تلك المواطن .
103 . اجتہاد کی دلیل اول۔ مجتہد خطا کر جائے تب بھی ثواب پائے گا۔
- 263 . لا یصلین احد العصر الا فی بنی قریظہ .
104 . اغراب کی وجہ تسمیہ

عمدة القاری

جلد نمبر 20

294

یدعون بدعائهم یزجون برکة ذالک الیوم .

115. صدقہ کرنے سے عذاب دور ہوتا ہے۔

301

ان الصدقة من دواعی العذاب .

116. اوبہ رسالت تاب عطا کیے جب بھی اسم مبارک لیں تو ہالی کہیں۔

302

قالت نعم ہا ہی .

117. عورتوں کا عید گاہ میں عید پڑھنے کیلئے جانا۔

زمانے کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔

303

فی هذا الزمان لا یفتی بہ لظہور الفساد .

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نمبر شمار

صفحہ

1. حوض کوثر پر ایمان لانا فرض ہے۔
احادیث الحوض صحیحۃ والا ایمان بہ فرض۔ 3
2. کوثر سے کیا مراد ہے حضور ﷺ۔ باری نہ اُن کے ماتحت ہیں۔
الخیر کہہ۔ نورہ منہ علیہ 3
3. موش بڑے کورے کسان کے ماروں لے برائے ہیں۔
نہ جعدہ الحوم 3
4. کوثر سے کیا مراد ہے
ہو الخیر الذی اعطاه الہ۔ 4
5. حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس کو علوم قرآن عطا فرمائے۔
اللہم فقیہ فی الدین و علمہ التاویل۔ 5
6. ام جہیل کا راستے میں کانٹے بچھانا اور ان کا ریشم بن جانا۔
کانت تنشر العدان علی طریق رسول اللہ ﷺ فیطوہ کما یطوہ
أحدکم الحریر۔ 8
7. علم اولیاء۔
علم الاولیاء ان سیدنا رسول اللہ قال ان اللہ تعالیٰ لم یزل وحیا
قط الا بالعربیۃ۔ 14

8. بدعت حسنہ کا اجراء پیغمبر کریمین نے کیا۔
کیف تفعل شیءا لم یفعلہ رسول اللہ ﷺ۔
9. حضرت عثمان نے کتنے مصاحف لکوں میں بھیجے۔
واختلف فی عدد المصاحف التي ارسل بها۔ 18
10. اہل تشیع کا اعتراض کہ قرآن جلادے گئے اور انکا جواب
کیف جاز احراق القرآن 18
11. پرانے قرآنوں کو زمین میں دفن کرنا چاہیے۔
ان المصحف اذا ہلبی بحیت لا ینتفع بہ بدفن فی مکان
طاهر بعد عن وطاء الناس 19
12. حضور ﷺ کو اعدا تک کا علم تھا اس لیے کہ آپ ﷺ ہر سال قرآن مجید کا
دورہ فرماتے تھے اس میں سورہ نور بھی تلاوت ہوتی تھی۔
13. انہ عارضنی العام مرتین ولا اراہ الا حضرا جلی۔ 24, 23
حالتہ نماز میں حضور ﷺ کو جواب دینا فرض ہے۔
14. کنت اصلی فرعانی النبی ﷺ فلم احبہ۔ 29
تعوذوم کرنا جائز ہے اور اس پر اجرت لینا بھی جائز ہے۔
15. ان نفرنا غیب فهل منکم راق فقام معہا رجل ما کنا تا بہ
برقیۃ فرقاہ فبراء۔ 29
حضور ﷺ کو علم غیب حاصل ہے۔
16. وکلنی رسول اللہ ﷺ بحفظ زکاة رمضان۔ 30

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

16.	کیونکہ کیا ہے اس پر چند اقوال۔
31	واختلف اهل التاویل فی تفسیر البکیۃ۔
17.	خلاوت قرآن مجید کے وقت ملائکہ کا نازل ہونا۔
35	تلك الملائكة دنت لصوتك
18.	امام بخاری نے اہل تفسیر کا رد کیا۔
36	قد ترجم لهذا الباب للرد على الروافض
19.	محمد بن حنفیہ کی والدہ حنفیہ کو حضرت ابو بکر نے حضرت علی کا عطا فرمایا خلافت صدیق اکبر پر دلیل۔
37	فيه نكته لطيفة من البهعاری حيث استدلل على الروافض
20.	حضور ﷺ کو قیامت کا علم ہے۔
	انما اجلکم فی اجل من علامن الاحم کما بین صلاة العصور
38	مغرب الشمس س
21.	تفن بالقرآن کا معنی۔
	و اختلفوا فی معنی التفتنی فعن الشافعی تحسین
40	الصوت بالقرآن
22.	حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کا ذکر
40	كان لداود عليه والسلام معرفة بتفتنی علیہا۔
23.	امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت
	فاذا قرئناه فأتبعه قرأه فاذا انزلناه فاستمع
60.56.54	

24.	اہل خوارج کی علامات
81	ہاتی فی آخر الزمان قوم حدثاء الانسان
25.	نکاح الفضل ہے یا عبادت۔
66	التخیر بین النکاح والتسری
26.	حضور ﷺ تمام امور دنیاوی جانتے ہیں۔
66	صاحب الشرع ﷺ اعلم بتلك المقادیر والمصالح
27.	نکاح متع منسوخ ہے۔
73	ثم رخص لنا ان تنكح المرأة بالثوب
28.	حضرت ام المومنین حضرت عائشہ کی معنی رب نے طے فرمائی۔
75	ان الملك المذی جاء الى النبی ﷺ بصور تھا۔
29.	سیدہ کا نکاح غیر سید سے جائز ہے۔
76	اختلف العلماء فی الاكفاء منهم
30.	میلا شریف کی دلیل اول۔ ابولہب والا قصہ۔
95	ان الكافره يخفف عنه عذاب بسبب حسناته۔
31.	حدیث اکب اور وما احمد الا الله کا معنی۔
109	وما احمد الا الله والا ضافة الهوى الى النبی ﷺ۔
32.	محرم کے نکاح کا مسئلہ اور اسکی تفصیل۔
110	ان النبی ﷺ تزوج میمونہ وهو محرم۔

42	حضور ﷺ نور ہیں۔
167	لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله المدينة انشاء نهارا كاشي۔
43	شاہد کا معنی حاضر ہے۔
184	لا تصوم المرأة وبعها شاهد الا باذنہ۔
44	یا امہ محمد ﷺ۔
206	یا امہ محمد ماحد اغیر من اللہ ان بری عیدہ۔
45	الفاطمۃ بخصۃ منی کا شان نزول۔
212, 211	فانما هي بضعة منی بی بی ما ارا بها۔
46	حضور ﷺ کے خصائص مبارک کہ جس عورت سے چاہیں بلا اذن عورت اور بلا اذن ولی نکاح کر سکتے ہیں۔
230	ان يزوج من نفسه بلاذن المرأة ووليها۔
47	صحابہ کرام کے اجتماع سے نص منسوخ ہو جاتی ہے۔
233	کیف یکون النسخ بعد النبی ﷺ۔
48	مسئلہ حلالہ کی تحقیق
236	وبحصل به التحليل للزوج الاول۔
49	صحابہ کرام اور صحابیات کا عقیدہ مبارک۔
237	فاخترنا اللہ ورسوله فلم بعد ذلك علينا شيعا۔
50	تین دفعہ طلاق دینے سے ایک ہوگی یا تین
233	الطلاق ثلاث دفعة واحدة

33	عورت کو قبل از نکاح دیکھنا کیسا ہے۔
119	فی بیان جواز النظر الى المرأة قبل ان يتزوجها۔
34	ضرب الدف فی النکاح جائز ہے۔
136, 135	ان ضرب الدف بشرع فی النکاح عند العقد۔
35	حق مہر کی مقدار کتنی ہو۔
137	فد اختلف العلماء فی اکثر الصداق وقله۔
36	حضرت فاروق اعظم کا نکاح حضرت ام کلثوم بنت علی سے ہوا۔
137	ان عمر الصديق ام كلثوم ابنة عني بن ابي طالب لربيعين الفا۔
37	بغیر حق مہر کے نکاح جائز نہیں اور ان کے خلاف روایات کے جوابات۔
139	اجمع علماء المسلمين على انه لا يجوز لاحد۔
38	صحابہ کرام کا شادیوں میں زعفرانی کپڑے پہننا۔
143	ان الصحابة كانوا يخلفون ولا يرون به باسا
39	ولیمہ کرنا کیسا ہے۔
144	ان الوليمة في العرس سنة مشروعية۔
40	شادیوں میں گانا بجانا جائز ہے۔
149	اتفق العلماء على جواز النهوف وليمة النكاح كضرب الدف۔
41	اتوب الى الله والى رسول الله ﷺ کہنا جائز ہے
163	بارسول الله اتوب الى الله والى رسول الله ﷺ اذنبت۔

اہل سنت و جماعت کے تبلیغی اشتہارات

ہمارے لیے اللہ و رسول ﷺ کافی ہیں۔

نماز کے 16 مسائل مع مختصر دلائل

قرآن کے خلاف ایک سازش کا انکشاف

اہل حدیث (و بانیوں) کی پراسرار واردات

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللَّهِ صدیقیوں سے اولیاء اللہ کا وظیفہ

تراویح میں رکعت سنت ہے۔

مسئلہ طلاق اور پھر رجوع یا بدکاری۔

غائبانہ نماز جنازہ نہ جائز ہے۔

اہل سنت و جماعت کون؟

جشن دیوبند جائز، عید میلاد النبی ﷺ نہ جائز کیوں؟

جنی رضوی جامع مسجد پاکستان دیوبند، لاہور، لاہور، لاہور

Ph#0300-4409470,5812670

جامع مسجد ہال صنفی

5813295

چراغ پارک اسماعیل نگر چوٹی احمد حنفیہ روز پورہ لاہور

51. لعن المحلل والمحلل له کا جواب۔
236 لعن رسول اللہ ﷺ المحلل والمحلل له۔
52. ازواج مطہرات کا حیلہ کیونکر جائز ہے۔
244 کیف جاز علی ازواج رسول اللہ ﷺ الاحتيال۔
53. حضور ﷺ عمار کل ہیں۔
269 استغفوا تو اجر و اوفی اللہ علی لسان نبیہ ماشاء۔
54. اسقاط کا مسئلہ حق ہے۔
269 ہو لها صدقة ولنا هدية۔
55. عیسائی عورتوں سے نکاح کا مسئلہ۔
270 ان الله حرم المشرکات علی المومنین۔
56. مفقود الخمر کا حکم کیا ہے۔
279 اختلف العلماء فی حکم المفقود۔
57. حدیث عسیلہ۔
40,37,235
58. طلاق بطور تحریر کا مسئلہ۔
256 اذا كتب الطلاق امراته فی کتاب۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

3. اقبال اور موجودہ فرقہ واریت کا حل ☆
4. رسول کریم ﷺ کی نماز ☆
5. قبر کے اندر سے، دعاؤں کی روشنی ☆
6. امام اعظم ابوحنیفہ ☆
7. امام شافعی، حیات و خدمات ☆
8. تاریخی مرقعے ☆
9. ایمان والدین ﷺ مہطفی ﷺ ☆
10. مقالات حضرت شیر اہل سنت ☆
11. اعلیٰ حضرت کے نئے اور پرانے مخالفین ☆
12. غوث اعظم اور اعلیٰ حضرت کے نئے مخالفین ☆
13. پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ☆
14. حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا ☆ (مدیٹ عدم غل کی مادر ترین تحقیق)

ملنے کا پتہ: مکتبہ نوریہ رضویہ، تہذیبی بخش، روڈ لاہور

[Click For More Books](#)

سنی رضوی جامع مسجد، جامعہ مان و دین، بدایاں، پنجابی اہل علم و ادب، لاہور